خُداوند یسوعؔ مسیح کی موت

اور اُس کا جی اُٹھنا

خُداوند یسوعؔ مسیح کی موت اور اُس کے جی اُٹھنے کے متعلق

شخصی مطالعہ کا کورس

اِس کتاب کا اصل متن، کمیشن برائے سپیشل منسٹریز، وسکونس ایوَنجیلیکل لُوتھرن سِنڈ کی انسٹیٹیوشنل منسٹریز کمیٹی نے تیار کیا۔

مترجم: جناب پادری شمشاد جان مارٹن صاحب

نظرِثانی: جناب مسٹر منیر عالم صاحب، مسٹر نقاش آفتاب صاحب

نظرِثانی: مسز انیلا جارڈن صاحبہ

کمپوزنگ: جناب امجد مشتاق صاحب

طباعت: جولائی 2021

اشاعت: نہم

تعداد: 5000

حقِ طبع محفوظ: 1995
ملٹی لینگوئج پبلیکیشن آف وسکونسن ایوَنجیلیکل لُوتھرن سِنڈ۔

خاکوں کی تصنیف مسٹر گلین مائیرز نے کی۔

اِن خاکوں کی تالیف کے حقوق، بحق نارتھ ویسٹرن پبلیکیشن ہاؤس، محفوظ ہیں۔

بائبل مُقدّس کی آیات کو دُہری داوین، ” “ میں درج کیا گیا ہے۔

چوتھی کتاب

فہرست مضامین

حرفِ آغاز.. 1

پہلا باب: مقدس ہفتہ.. 3

دوسرا باب: یسوع کی گرفتاری.. 23

تیسرا باب: صلیبی موت.. 41

چوتھا باب: یسوعؔ مسیح کی موت.. 55

پانچواں باب: یسوعؔ کی موت کا سبب "ہم اور ہمارے گناہ"........................ 71

چھٹا باب: قیامت المسیح.. 85

تشریحات.. 103

امتحانی جوابات.. 108

نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ.. 111

آخری امتحان.. 113

حُرفِ آغاز

یہ کتاب ہمارے نجات دہندہ یسوع المسیح کے متعلق ہے۔ ہر باب کا آغاز چند مقاصد کی سطور سے شروع ہوتا ہے جن کی چھوٹے ستارے (☆) کے ساتھ نشاندہی کی گئی ہے۔ اُن مقاصد سے آپ اُس باب کے مضمون کو سیکھ سکیں گے۔ ہر باب میں سوالات بھی دیئے گئے ہیں۔ جن کے جوابات کی پڑتال آپ کتاب میں سے ہی کر سکتے ہیں۔ ہر باب کے آخر میں ایک امتحانی سوالنامہ بھی دیا گیا ہے۔ اُن سوالناموں کو مکمل کر کے آپ کتاب کے مقصد کو بہتر طور پر یاد رکھ سکتے ہیں۔

کتاب کے آخر میں نتائج کے حصول کیلئے آخری امتحانی سوالنامہ دیا گیا ہے۔ اُس امتحانی سوالنامہ کو مکمل کرنے سے پہلے کتاب کے تمام ابواب کی دوبارہ نظرِ ثانی کریں اور پھر احتیاط کے ساتھ اُس سوالنامہ کو مکمل کریں۔ جب آپ نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ کو مکمل کر لیتے ہیں تو اُس کو کتاب پر درج پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کریں یا کسی متعلقہ شخص کے حوالے کر دیں۔

خُداوند آپ کو اور آپ کے گھرانے کو اس کتاب کے مطالعہ کے وسیلے برکت دے

آمین۔

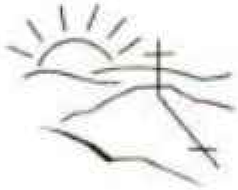

پہلا باب

مُقدّس ہفتہ

دُنیا میں ہر انسان زندہ رہنا چاہتا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ کوئی انسان موت سے بچ نہیں سکتا۔

لیکن کیا آپ یہ تصور کر سکتے ہیں کہ کوئی بے گناہ شخص قید میں ہو اور وہاں کا حکمران اُسے چھڑانا بھی چاہتا ہو مگر وہ بے گُناہ اپنی بے گناہی کے لئے کچھ نہ کہے اور مرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دے؟۔

یسوعؔ مسیح نے ایسا ہی کِیا تا کہ ہم سب کو ابدی موت سے بچا سکے۔ اِس کِتاب میں ہم یہ سیکھیں گے کہ یسوعؔ کی موت کس طرح ہُوئی۔ اور اُس نے اس موت کو کیوں برداشت کیا۔

پہلے باب میں ہم دیکھیں گے کہ یسوعؔ مسیح کے ساتھ مقدس ہفتہ میں اُس کی موت سے پہلے کون سے واقعات رُونما ہُوئے۔ اس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ یہ بتا سکیں کہ یسوعؔ کے دُشمن کون تھے ؛
- ☆ یہ بتا سکیں کہ یسوعؔ کے دُشمن اُس کو کیوں مارنا چاہتے تھے ؛ اور
- ☆ یہ بھی بتا سکیں کہ عیدِ فسح کی اہمیت کیا ہے۔

تعلیماتِ بائبل مقدس کی سلسلہ وار کُتب میں سے ممکن ہے کہ آپ نے یسوعؔ کی زندگی اور تعلیمات کے بارے میں ایک کِتاب بنام ''یسوعؔ المسیح'' پڑھی ہو۔ اُس کتاب میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یسوع خُدا کا بیٹا ہَے جو اِس دُنیا کو گناہ اور ابدی موت سے نجات دینے کے لئے آیا۔

پُرانے عہد نامہ کی اقوام میں سے صرف بنی اسرائیل ہی خُدا پر یقین رکھتے تھے اور یہ بھی ایمان رکھتے تھے کہ ایک نجات دہندہ آنے والا ہے۔ آنے والے نجات دہندہ کو وہ مسیح کے نام سے پکارتے تھے۔ مسیح کا لفظی مطلب ہے ''خُدا کا چُنا ہوا اور ممسوح یعنی مسح کِیا ہوا''۔ اسرائیلی لمبے عرصے سے یعنی صدیوں سے مسیحِ موعود (المسیح) کا انتظار کر رہے تھے۔ لیکن وہ اپنے اندر مسیح کے متعلق مختلف نظریات اور تصورات بھی رکھتے تھے کہ وُہ کیسا ہوگا اور کون سے کام وہ کرے گا۔ اس لئے مسیح کے متعلق مختلف نظریات اور تصورات کے سبب لوگوں کی مسیح سے اُمیدیں بھی مختلف تھیں۔ ان لوگوں کو ہم تین گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

پہلا گروہ: پہلے گروہ میں عام لوگ تھے اور وُہ یہ سوچتے تھے کہ مسیح ایک عظیم زمینی بادشاہ کی طرح ہوگا۔ اور بنی اسرائیل کو پوری دُنیا پر حاکم بنا دے گا۔ اسلئے جب یسوعؔ دُنیا میں تھا تو ایسے لوگ مسیح سے ایسی ہی اُمید رکھتے تھے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جب یسوع کی پیدائش ہوئی تو اُس وقت یہوداہ کی سلطنت رومی حکومت کے قبضہ میں تھی اور رُومی گورنر پنطس پیلاطس وہاں کا گورنر تھا۔ رومی گورنر لوگوں سے بھاری جزیہ وصُول کیا کرتے تھے تا کہ رُومی سلطنت کے دارالحکومت رومؔ کو روپیہ بھیج سکیں اور رُومی افواج جو اِس علاقے پر قابض تھیں اُن کو بھی مضبوط کر سکیں۔ اس لیے یہودی اور اسرائیلی رُومیوں سے نفرت کرتے اور وہ یہ چاہتے تھے کہ وہ اُن کے ملک سے چلے جائیں۔ اس لئے اُن کو یقین تھا کہ جب مسیح

آئے گا تو وُہ رُومیوں کو اس سرزمین سے نکال دے گا۔ تاکہ وہ اُس جزیہ سے جو رومن حکومت لیتی ہے بچ سکیں۔

دوسرا گروہ: دوسرے گروہ میں ایسے لوگ شامل تھے جو فریسی کہلاتے تھے اور وُہ بھی مسیح کی جلد آمد کے منتظر تھے۔ فریسیوں کی مسیح سے توقعات رُومی حکومت سے آزادی حاصل کرنے کے علاوہ کچھ اَور بھی تھیں۔ وہ چاہتے تھے کہ مسیح اُن کو شاباش دے اور اُن سے کہے کہ اے فریسیو تم بہت اچھے، نیک اور پاک صاف لوگ ہو۔

اسی وجہ سے فریسی بہت مغرور تھے۔ کیونکہ وُہ صرف اپنے آپ کو ہی پاک صاف لوگ سمجھتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ وہ شریعت پر اچھی طرح عمل کرتے ہیں اور شریعت کو سب سے زیادہ سمجھتے بھی ہیں۔ اس لئے وہ خُدا کی شریعت کی من پسند تفسیریں بھی کیا کرتے تھے۔ وہ یہ بھی توقع رکھتے تھے کہ جیسا فخر وہ اپنی ذات، اپنی پاکیزگی اور راستبازی پر کرتے ہیں ویسا ہی فخر مسیح بھی اُن پر کرے۔

تیسرا گروہ: لوگوں کا تیسرا گروہ مذہبی راہنماؤں یعنی کاہنوں کا تھا۔ کاہنوں کا سربراہ سردار کاہن کہلاتا ہے اور یسوع مسیح کے دور میں کائفا سردار کاہن تھا اور حنا اس کے ساتھ مددگار کے طور پر سردار کاہن تھا۔ اُن کے دائرہ اختیار کا مرکز یروشلیم میں سلیمانی ہیکل تھی۔ اس لیئے اُن کو یروشلیم میں اہم اختیار حاصل تھا۔ وُہ اِس اختیار کو برقرار رکھنے کیلیئے ہر حربہ استعمال کرتے تھے۔ بعض اوقات اس اختیار کو

برقرار رکھنے کیلئے وہ رُومی حکومت کا تعاون بھی حاصل کر لیتے تھے۔

کاہنوں کی جماعت اور سردار کاہن مسیح کی آمد پر ناخوش تھے کیونکہ اُن کو اپنے اختیارات کے ختم ہونے کا ڈر پیدا ہو گیا تھا۔ یسوع مسیح کی تعلیمات، معجزات اور گناہ اور ابدی موت پر اختیار لوگوں کو اُس پر ایمان لانے کیلئے مجبور کر رہا تھا۔ دِن بدن مسیح پر ایمان لانے والے بڑھ رہے تھے۔ اس لیئے کاہن نہیں چاہتے تھے کوئی مسیح ہونے کا دعویٰ کرے یا وہ مسیح کو تسلیم کر لیں۔ بلکہ وہ مسیح کو باتوں میں قصوروار ٹھہرانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ مگر ہر دفعہ ناکام ہی ہوتے تھے۔

1۔ عام لوگ یہ سوچتے تھے کہ مسیح ایک............................ بادشاہ کی طرح ہوگا۔

2۔.. چاہتے تھے کہ مسیح اُن کو شاباش دے اور اُن سے کہے کہ اے فریسیو تم بہت اچھے، نیک اور پاک صاف لوگ ہو۔

3۔ کاہنوں کی جماعت اور سردار کاہن مسیح کی آمد پر ناخوش تھے کیونکہ اُن کو اپنے ....کے ختم ہونے کا ڈر پیدا ہو گیا تھا۔

(اِن سوالات کے جواب صفحہ 8 پر ملاحظہ کریں)

عام لوگ مسیح کو ایک عظیم زمینی بادشاہ دیکھنا چاہتے تھے۔ فریسی چاہتے تھے کہ مسیح اُن پر فخر کرے۔ اور سردار کاہن یہ چاہتے تھے کہ مسیح کبھی بھی ظاہر نہ ہو۔

یسوع جب مقدس ہفتہ میں یرُوشلیم شہر میں آخری مرتبہ داخل ہُوا تو یہ تمام لوگ یسوعؔ کا انتظار کر رہے تھے تا کہ اپنے اپنے مقاصد حاصل کر سکیں۔

یسوع عیدِ فسح کے موقع پر یرُوشلیم میں داخل ہوا۔ کیونکہ فسح کے موقع پر ہر اسرائیلی جو یرُوشلیم میں آ سکتا تھا وہاں موجود ہوتا تھا۔ کیونکہ عیدِ فسح بنی اسرائیل کے لیے ویسی ہی اہمیت رکھتی ہے جیسے کہ آج مسیحیوں کے لیے کرسمس (بڑا دن) یا عیدِ تجسم المسیح۔ عیدِ فسح اِس بات کی یادگاری کیلئے ہے کہ کس طرح بنی اسرائیل کو خُدا نے مُلکِ مصر کی غلامی سے آزاد کروایا۔

مسیح کے اس دُنیا میں آنے سے چودہ سو سال پہلے موسیٰ کے دور میں بنی اسرائیل مِصر میں غُلام بن چکے تھے۔ مصر کے بادشاہ کو سزا دینے اور بنی اسرائیل کو اُس کی غلامی سے آزاد کروانے کیلئے خُدا نے دس آفات بھیجیں۔ آخری آفت یہ تھی کہ مصر میں موت کا فرشتہ سب پہلوٹھوں کو مار دے۔

تاہم بنی اسرائیل کو یہ بتایا گیا تھا کہ اگر وُہ ایک بے عیب برّہ لے کر ذبح کریں، اُس کا خون اپنے دروازوں کی چوکھٹوں پر لگائیں، اُس فسح کے گوشت کو آگ پر بھون کر کھائیں اور جب موت کا فرشتہ مصر میں سے گزرے گا تو گھر کی

صفحہ 7 کے جوابات: 1۔ زمینی ؛ 2۔ فریسی ؛ 3۔ اختیارات۔	?

چوکھٹ پر لگے خون کو دیکھ کر فرشتہ اُس گھر کے پہلوٹھوں کو چھوڑ جائے گا یعنی ہلاک نہیں کرے گا۔

اُس واقعہ کے بعد بنی اسرائیل ہر سال عیدِ فسح مناتے ہیں اور اس عید پر وُہ بے عیب برّے ذبح کرتے اور اُس کا گوشت کھاتے ہیں۔ یہ عید اُن کو یاد دلاتی ہے کہ کِس طرح بے عیب برّہ کے خون نے اُن کے پہلوٹھوں کو موت سے بچایا اور غلامی سے آزاد کروایا۔ یاد رکھیں! اُسی طرح یسوع (جو خُدا کا برہ ہے) کی قربانی نے ہمیں ابدی موت سے بچایا اور ہمیں گُناہ کی غُلامی سے بھی آزاد کیا ہے۔

4۔ یسوع.............................کے موقع پر یروشلیم میں داخل ہوا۔

5۔ عیدِ فسح اس بات کی یادگاری کیلئے ہے کہ کس طرح بنی اسرائیل کو.................. نے مُلکِ مصر کی غلامی سے آزاد کروایا۔

6۔ بنی اسرائیل کو یہ بتایا گیا تھا کہ وُہ ایک بے عیب.................................. لے کر ذبح کریں اور اُس کا خون اپنے دروازوں کی.................................. پر لگائیں۔

7 ۔اُس واقعہ کے بعد بنی اسرائیل ....عیدِ فسح مناتے ہَیں ۔وُہ بے عیب برّے ذبح کرتے اور اُس کا گوشت کھاتے ہیں ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 13 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

جب یسوع عیدِ فسح کے موقع پر، مقدس ہفتہ میں اتوار کے دِن یروشلیم میں داخل ہوا ۔تو پہلے گروہ نے سمجھا (جس کا ذکر پیچھے کیا گیا ہے) کہ جس طرح موسیٰ کے دِنوں میں بنی اسرائیل مصریوں کی غلامی سے آزاد ہو گئے تھے اُسی طرح وُہ بھی اُمید کرتے تھے کہ اب مسیح اُن کو رُومی حکومت کی غُلامی سے آزاد کروائے گا۔

کیونکہ یسوع ایسے شخص کے طور پر پہچانا جاتا تھا جس نے بہت سارے معجزات کِیے تھے اور اُس نے ثابت کِیا تھا کہ خُدا نے اُسے بھیجا ہے ۔اس لیئے عام لوگ خوشی کے جذبات سے سرشار تھے ۔اُن کو یقین تھا کہ یسوعؔ ہی وُہ بادشاہ ہے جس کے وُہ منتظر تھے۔

یسوعؔ بادشاہ تو تھا۔لیکن وہ زمینی بادشاہ نہیں تھا۔ بلکہ کلامِ مقدس میں اُس کی بادشاہی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایک لازوال اور ابدی بادشاہ ہے۔زکریاہ نبی نے ایک نبوّت میں یہ فرمایا،''اے بنتِ صیون تو نہائیت شادمان ہو۔اے دخترِ یروشلیم خوب للکار کیونکہ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وہ صادق ہے اور نجات

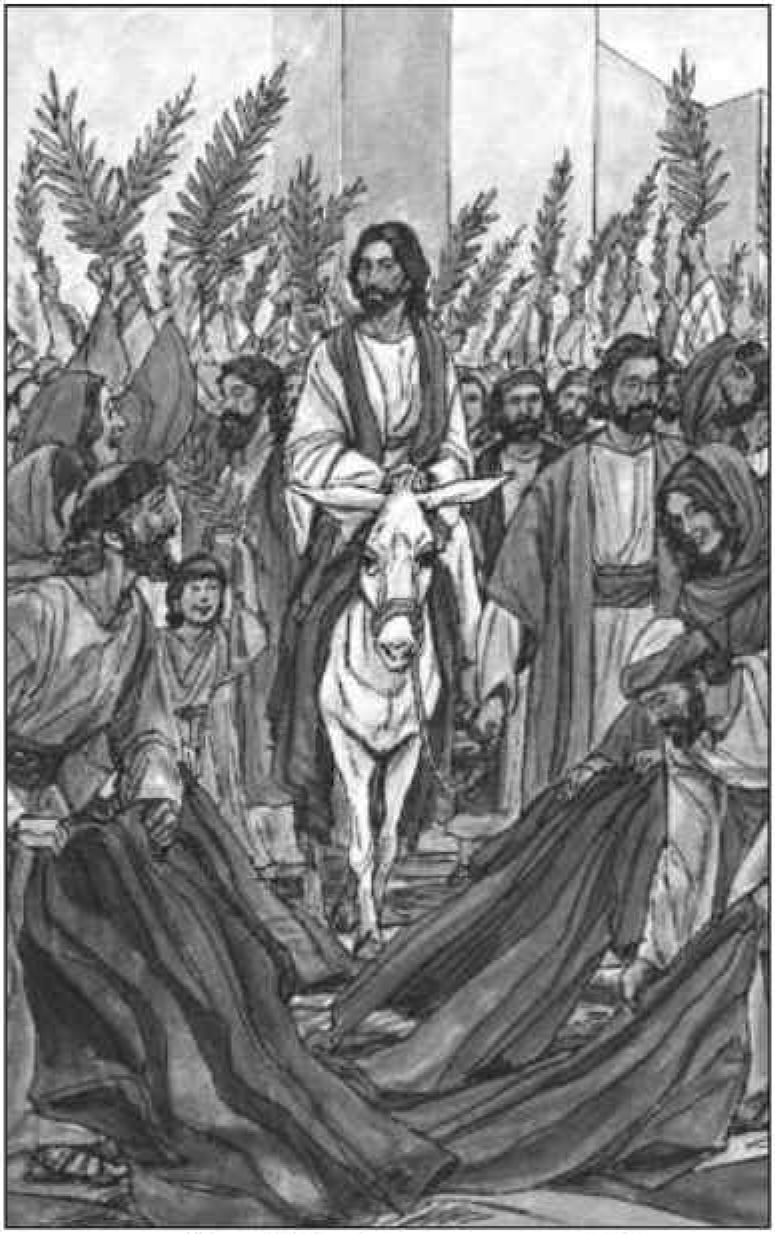

یسوؔع، کھجوری اتوار (پام سنڈے) کے دن یرؔوشلیم میں داخل ہوا

اُس کے ہاتھ میں ہے ۔ وہ حلیم ہے اور گدھے پر بلکہ جوان گدھے پر سوار ہے‘‘ (زکریاہ 9:9)۔ اِس لیے یسوعؑ نے اپنے شاگردوں کو ایک گاؤں میں گدھا لینے بھیجا اور اُس پر سوار ہو کر یرُوشلیم میں داخل ہوا۔

عام لوگوں کا بہت بڑا ہجوم خُوشی کے جذبات سے سرشار یسوعؑ کے شاندار استقبال کیلئے گھروں سے باہر نکل آیا۔ لوگوں نے بادشاہ کی آمد کے نعرے لگائے اور بلند آواز سے خُدا کی حمد کے گیت گائے۔ اُنہوں نے اُس کے استقبال کیلئے اپنے کپڑے اور کھجوروں کی ڈالیاں کاٹ کر اُس کے راستہ میں بچھائیں۔ اِس لئے مسیحی اُس دِن کو کھجوری اتوار کے طور پر مناتے ہیں۔

8۔ عام لوگوں نے یسوع کا استقبال ایک.......................... بادشاہ کے طور پر کیا۔

9۔ یسوعؑ ایک لازوال اور.. بادشاہ ہے۔

10۔ یسوعؑ یرُوشلیم میں ایک.. پر سوار ہو کر داخل ہوا۔

11۔ مسیحی اُس دِن کو... اتوار کے طور پر مناتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 14 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اُس ہجوم میں فریسی نہ تھے کیونکہ یسوعؔ اُس قسم کا مسیح نہ تھا جس کی وہ توقع کرر ہے تھے۔ کیونکہ اُس نے اُن پر فخر نہ کِیا تھا بلکہ بیشتر اوقات اُس نے اُن پر تنقید کی تھی ۔اور یسوع کی فریسیوں پر تنقید کی وجہ اُن کے قوانین تھے جنہیں وہ خُدا کی شریعت کی طرح اہم سمجھتے تھے۔ اور بعض اوقات وہ اُن قوانین کو شریعت سے بھی زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ اس لِئے فریسیوں نے جب عام لوگوں کے ہجُوم کو یسوعؔ کا شاہانہ استقبال کرتے دیکھا تووُہ ناراض ہوئے اور یسوعؔ کے پاس آکر اُس سے کہنے لگے ''اے استاد! اپنے شاگردوں کو ڈانٹ دے۔ اُس نے جواب میں کہا میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر یہ چُپ رہیں تو پتھر چلا اُٹھیں گے'' (لوقا 40:19)۔

جس انداز سے یسوعؔ کا یروشلیم میں استقبال ہو رہا تھا اس سے فریسی خوف زدہ ہو گئے کیونکہ وُہ جانتے تھے کہ رُومی گورنر پنطس پیلاطس شہر میں ہی ہے اور رُومی سپاہی بھی ہَیکل کے بالکل پاس ہی اپنی رہائش گاہوں میں موجود ہیں۔ اُدھر سردار کاہنوں کو یہ ڈر تھا کہ اگر لوگوں نے بلوہ کر دیا تو پیلاطس رُومی سپاہیوں کو بھیجے گا اور بہت خُون ریزی ہو جائے گی اور اِس کا سارا الزام سردار کاہنوں پر آئے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ فریسیوں اور کاہنوں کو اپنی اہمیت کم ہوتے ہوئے نظر آئی۔ اس لِئے اُنہوں نے آپس میں یسوعؔ کو روکنے کا فیصلہ کیا کیونکہ سارا شہر اُس کے استقبال کو نکل آیا تھا۔

؟ صفحہ 9-10 کے جوابات: 4۔عیدِ فسح؛ 5۔خدا ؛ 6۔بَرّہ، چوکھٹوں ؛ 7 ۔ہر سال۔

فقیہ،فریسی اور سردار کاہن یسوع کو پکڑوانے کا منصوبہ بنانے لگے بلکہ اگر ہم کلامِ مقدس میں دیکھیں تو لکھا ہے کہ ''تمہارے لیے بہتر ہے کہ ایک آدمی اُمت کے واسطے مرے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو'' (یوحنا 50:11)۔اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سردار کاہن کائفا نے چند ہفتے پہلے ہی یسوع کو مروا دینے کی تجویز پیش کی تھی۔ کیونکہ اب وُہ سب یسوعؔ کے بارے میں پریشان تھے اور وہ مل کر یسوع پر کوئی الزام لگانے کی کوشش میں لگ گئے تا کہ یسوع کو پیلاطُس کے ہاتھوں سزائے موت دلوا سکیں۔

پس سردار کاہن یسوعؔ کو گرفتار کروانے اور مار ڈالنے کی کوشش کرنے لگے۔ جس کے لئے اُنہوں نے یسوع کے بارہ شاگردوں میں سے ایک کی مدد بھی لینے کی کوشش کی۔ کیونکہ یسوعؔ کے شاگرد ہر جگہ اُس کے ساتھ رہتے تھے۔آخر ان بارہ میں سے ایک شاگرد یعنی یہوداہ اسکریوتی جو اُن کا خزانچی بھی تھا۔ وُہ سردار کاہنوں کے ہاتھوں بِک گیا۔اُس نے یسوعؔ کے ساتھ غداری کرنے کے لِئے چاندی کے تیس سکے قیمت وصول کی۔لیکن پھر اُنہوں نے آپس میں صلاح کی کہ ابھی عیدِ فسح کے دِن ختم ہونے کا انتظار کریں تا کہ عیدِ فسح کے لِئے یروشلیم میں باہر سے آنے والے لوگ واپس چلے جائیں۔اس طرح یسوعؔ کو عام لوگوں کی طرف سے کسی قسم کے ہنگامہ کے بغیر مروا سکتے ہیں۔

؟	صفحہ 12 کے جوابات: 8۔زمینی ؛ 9۔ابدی ؛ 10۔گدھے ؛ 11۔کھجوری۔

12۔ یسوع کی فریسیوں پر...............................کی وجہ اُن کے قوانین تھے جنہیں وہ خُدا کی شریعت کی طرح اہم سمجھتے تھے۔

13۔ فریسیوں اور کاہنوں نے آپس میں ....کو روکنے کا فیصلہ کیا کیونکہ سارا شہر اُس کے استقبال کو نکل آیا تھا۔

14۔ سردار کاہن کائفانے چند ہفتے پہلے ہی یسوع کو.. دینے کی تجویز پیش کی تھی۔

15۔ ....نے یسوعؔ کے ساتھ غداری کرنے کے لِئے چاندی کے تیس سکے قیمت وصول کی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 16 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

یسوعؔ نے کوئی ایسا کام نہ کِیا تھا جس سے سردار کاہن اور فریسی اُسے اچھا سمجھتے۔ بلکہ مقدس ہفتہ کے آغاز میں ہی یسوع نے خُدا کی ہیکل کو صاف کر کے فریسیوں اور کاہنوں کے لِئے مشکلات پیدا کر دیں تھیں۔ کیونکہ سردار کاہن نے ہر قسم کے صرافوں اور تاجروں کو ہیکل کے صحن میں تجارت کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ جس سے ہیکل خُدا کی عبادت کی جگہ کم اور تجارتی منڈی زیادہ لگتی تھی۔ اس کے علاوہ عبادت کے لِئے آنے والوں کو اُن تاجروں کے سبب مشکلات درپیش تھیں۔ پس

یسوعؔ نے اُن سب کو ہَیکل سے نکال دِیا۔'' اور اُن سے کہا لکھا ہے کہ میرا گھر دُعا کا گھر ہوگا مگر تم نے اُسکو ڈاکوؤں کی کھوہ بنادِیا''۔(لوقا 19:46)

اس کے بعد یسوعؔ نے چند روز ہَیکل میں منادی کرنے اور تعلیم دینے میں گزارے۔لیکن سردار کاہن اور فریسی اُس کو باتوں میں پھنسانے کے لیے پیچیدہ سوالات کے ساتھ اُس کے پاس آتے رہے۔کیونکہ وُہ چاہتے تھے کہ یسوعؔ کوئی ایسی بات کرے۔جس سے لوگ اُس کے ساتھ ناراض ہو جائیں یا پھر وُہ رُومی حکومت کے خلاف کوئی بات کرے جس سے پنطُس پیلاطُسؔ اُسے مارواڈالے۔

مگر یسوعؔ کو وہ اپنی باتوں میں پھنسا نہ سکے۔ بلکہ اِن باتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سردار کاہن اور فریسی خُدا کی مرضی کو پورا نہیں کرتے۔پھر یسوعؔ شہر سے باہر چلا گیا تا کہ کچھ دیر آرام کر سکے اور جمعرات یعنی عیدِ فسح کے دِن واپس آکر اپنے شاگردوں کے ساتھ عید منا سکے۔

16۔یسوعؔ نے.....................اور....................کو ہَیکل میں سے نکال دِیا۔

17۔سردار کاہن اور فریسی اُس کو باتوں میں پھنسانے کے لیے........................ سوالات کے ساتھ اُس کے پاس آتے رہے۔

صفحہ 15 کے جوابات: 12۔تنقید ؛ 13۔یسوع ؛ 14۔مردا ؛
15۔یہوداہ اسکریوتی۔

18 ۔ اِن باتوں سے یہ ظاہر ہوتا رہا کہ .... اور
..........................کس طرح خُدا کی مرضی کو پورا نہیں کرتے ۔

19 ۔ پھر یسوعؔ شہر سے باہر چلا گیا تا کہ کچھ دیر آرام کر سکے اور ....
یعنی عیدِ فسح کے دِن واپس آ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ عید منا سکے ۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 18 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِ ثانی

پہلا باب

اسرائیلی صدیوں سے اپنے نجات دہندہ یعنی مسیح کا انتظار کر رہے تھے ۔ لفظ مسیح کا مطلب ہے چُنا ہوا اور مسح کیا ہوا۔ اسرائیلی مسیح کے متعلق مختلف نظریات کا شکار تھے اور ان کو ہم تین گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ۔ پہلا گروہ جس میں عام لوگ شامل تھے وہ مسیح کو ایک زمینی بادشاہ کے طور پر دیکھنا چاہتے تھے جو رُومی حکومت کے ظلم سے اُن کو نجات دلوا سکے ۔ دوسرا گروہ: اس میں فریسی شامل تھے جو اپنے آپ کو مقدّس اور شریعت کو پورا کرنے والا سمجھتے تھے ۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ یسوعؔ اُن کی تعریف کرے ۔ کہ وہ بہت اچھے ہیں یعنی مسیح اُن پر فخر کرے ۔ تیسرا گروہ: کاہنوں کی جماعت اور سردار کاہن مسیح کی آمد پر ناخوش تھے کیونکہ اُن کو اپنے اختیارات کے ختم ہونے کا ڈر

پیدا ہو گیا تھا۔ یسوع مسیح کی تعلیمات، معجزات اور گناہ اور ابدی موت پر اختیار لوگوں کو اُس پر ایمان لانے پر مجبور کر رہے تھے۔ ہر دِن مسیح پر ایمان لانے والے بڑھ رہے تھے۔ اس لِئے کاہن نہیں چاہتے تھے کہ وہ مسیح کو تسلیم کر لیں۔ بلکہ وہ مسیح کو باتوں میں قصوروار ٹھہرانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔

یسوعؑ بادشاہ تو ہے لیکن ایک ابدی بادشاہ جو تمام لوگوں کو اُن کے گُناہوں سے نجات دینے آیا تھا۔ وہ دارالحکومت یروشلیم میں عیدِ فسح منانے کے لیے آیا۔ عیدِ فسح اس بات کی یاد میں منائی جاتی تھی کہ کِس طرح بنی اسرائیل کو موسیٰؑ کے دِنوں میں خُدا نے موت اور غُلامی سے نجات دلوائی۔ خُدا نے مصر میں دس آفات بھیجیں اور آخری آفت مصر کے پہلوٹھوں کو مارنے کی تھی۔ اس لِئے بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنے خاندان کیلئے ایک بے عیب برّہ ذبح کریں اور اُس کا خُون اپنے دروازوں کی چوکھٹوں پر لگائیں۔ تا کہ جب موت کا فرشتہ مصر میں پہلوٹھوں کو مارتے ہوئے گزرے تو چوکھٹ پر لگے خون کو دیکھ کر اُس گھر کے پہلوٹھوں کو چھوڑ جائے۔ اس لِئے بنی اسرائیل ہر سال عیدِ فسح پر بے عیب برّے ذبح کرتے اور اُنہیں آگ پر بھون کر مخصوص طریقہ سے کھاتے ہیں۔ تا کہ اُس دِن کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ خُدا کی شکر گزاری بھی کر سکیں۔

؟

صفحہ 17 کے جوابات: 16۔صرافوں، تاجروں ؛ 17۔پیچیدہ ؛
18۔سردار کاہن، فریسی ؛ 19۔جمعرات۔

یسوؔع اتوار کے روز یرؔوشلیم شہر میں داخل ہُواؔ اور عام لوگوں نے مسیح کے استقبال کے لِئے اُس کی راہ میں کپڑے اور کھجوروں کی ڈالیاں کاٹ کر بچھائیں۔اس لِئے مسیحی اُس دِن کو کھجوری اتوار کے نام سے مناتے ہیں۔ یسوع کھجوری اتوار کو ایک گدھے پر سوار ہو کر یروشلیم میں آیا۔ کیونکہ کلامِ مُقدّس میں اس بادشاہ کی یرؔوشلیم میں داخل ہونے کی نبوت اسی طرح پائی جاتی ہے۔

یسوؔع نے مقدس ہفتہ کے آغاز میں ہی ہَیکل کو صاف کر کے فریسیوں اور کاہنوں کے لِئے مشکلات پیدا کر دِی تھیں۔ کیونکہ سردار کاہن نے ہر قسم کے صرافوں او رتاجروں کو ہَیکل کے صحن میں تجارت کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ جِس سے ہَیکل خُدا کی عبادت کی جگہ کم اور تجارتی منڈی زیادہ لگتی تھی۔اس کے بعد یسوؔع نے چند دِن منادی کرنے اور تعلیم دینے میں گزارے۔لیکن سردار کاہن اور فریسی اُس کو باتوں میں پھنسانے کے لِئے پیچیدہ سوالات کے ساتھ اُس کے پاس آتے رہے۔ کیونکہ وُہ چاہتے تھے کہ یسوؔع حکومت کے خلاف کوئی بات کرے جِس سے پنطس پیلاؔطس اُسے مارواڈالے۔

مگر یسوؔع کو وہ اپنی باتوں میں پھنسا نہ سکے۔ بلکہ ان باتوں سے یہ ظاہر ہوتا رہا کہ سردار کاہن اور فریسی کسی طرح بھی خُدا کی مرضی کو پورا نہیں کرتے۔ پھر یسوؔع شہر سے باہر چلا گیا تا کہ کچھ دیر آرام کر سکے اور جمعرات یعنی عیدِ فسح کے دِن واپس آکر اپنے شاگردوں کے ساتھ عید منا سکے۔

امتحانی سوالنامہ
پہلا باب

1 ۔ عام لوگ مسیح کو.. بادشاہ کی طرح دیکھنا چاہتے تھے۔

2۔..................................اپنی فرمانبرداری اور پارسائی پر فخر کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ مسیح اُن کو شاباش دے۔

3 ۔ سردار کاہن اس بات سے خوف زدہ تھے کہ اگر مسیح لوگوں میں مقبول ہو گیا تو ....حکومت میں اُن کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔

4۔ یسوعؔ یرؔوشلیم میں عید ....کے مقدس ہفتہ میں داخل ہوا۔

5۔ عیدِ فسح اِس بات کی یادگاری کیلئے ہے کہ کس طرح بنی اسرائیل کو................. نے مُلکِ مصر کی غلامی سے آزاد کروایا۔

6۔ بنی اسرائیل کو یہ بتایا گیا تھا کہ وُہ ایک بے عیب.............................. لے کر ذبح کریں اور اُس کا خون اپنے دروازوں کی چوکھٹوں پر لگائیں۔

7 ۔ اُس واقعہ کے بعد بنی اسرائیل ....عیدِ فسح مناتے ہیں۔ وُہ بے عیب برّے ذبح کرتے اور اُس کا گوشت کھاتے ہیں۔

8۔عام لوگوں نے یسوعؔ کا استقبال ایک.......................بادشاہ کے طور پر کیا۔

9۔یسوعؔ ایک لازوال اور...بادشاہ ہے۔

10۔وُہ یروؔشلیم میں ایک.......................................پر سوار ہو کر داخل ہوا۔

11۔مسیحی اُس دِن کو...کہتے ہیں ۔

12۔سردار کاہن کائفؔا نے چند ہفتے پہلے ہی یسوع کو.......................................
دینے کی تجویز پیش کی تھی۔

13۔فریسیوں اور کاہنوں نے آپس میں.......................................کو روکنے کا
فیصلہ کیا کیونکہ سارا شہر اُس کے استقبال کو نکل آیا تھا۔

14۔اُنہوں نے یسوعؔ کے خزانچی..کو غداری کیلئے رضا
مند کر لیا۔

15۔یسوعؔ نے...................اور.......................کو ہیکل میں سے نکال دِیا۔

16۔سردار کاہن اور فریسی اُس کو باتوں میں پھنسانے کیلئے ....
سوالات کے ساتھ اُس کے پاس آتے رہے۔

17 ۔اِن باتوں سے یہ ظاہر ہوتا رہا کہ .... اور
کِسی طرح بھی خُدا کی مرضی کو پورا نہیں کرتے۔ ....

18۔پھر یسوؔع شہر سے باہر چلا گیا تا کہ کچھ دیر آرام کر سکے اور ....
یعنی عیدِ فسح کے دِن واپس آ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ عید منا سکے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 108 پر ملاحظہ کریں)

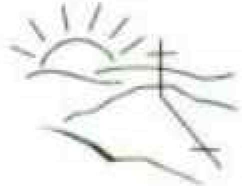

دوسرا باب
یسوع کی گرفتاری

یسوؑع کو کسی بھی جُرم کے بغیر گرفتار کر لیا گیا۔ کیونکہ اُس کے دشمن اُسے اپنے لِئے ایک بڑا خطرہ محسوس کرتے تھے۔ لیکن اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ یسوع آسانی سے بھاگ سکتا تھا، چھپ سکتا تھا بلکہ اپنی قدرت اور اختیار سے لوگوں کے ذہن بھی تبدیل کر سکتا تھا لیکن اُس نے کیوں اتنی آسانی کے ساتھ اپنی گرفتاری پیش کر دی؟۔ کیونکہ وہ اس دُنیا میں ہمارے گناہوں کا فدیہ دینے کیلئے آیا تھا۔ لیکن یسوؑع نے کسی کو بھی یہ سوچنے کا موقع نہ دِیا کہ وُہ کیوں؟ اس گرفتاری کو

قبول کرر ہا ہے۔ یسوع نے گرفتاری کے وقت یہ ثابت بھی کیا کہ ان سب واقعات پر (جو اُس کے ساتھ ہور ہے تھے) وہ اختیار رکھتا ہے۔ اِس باب میں ہم اِسکے اختیار کے بارے میں ہی دیکھیں گے اور اس باب کے آخر تک آپ اِس قابل بھی ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ بتا سکیں کہ یسوعؔ نے حقیقی عظمت کو کس طرح ہم پر واضح کیا ہے۔

☆ یہ بتا سکیں کہ یسوعؔ کی گرفتاری کے وقت اُس کے شاگردوں نے کیا طریقہ کار اپنایا؛

☆ یہ بتا سکیں کہ یسوعؔ نے کِس طرح گرفتاری کے وقت اُن واقعات پر (جو اُس کے ساتھ ہور ہے تھے) اپنا اختیار ظاہر کیا؛

یسوع اپنے بارہ شاگردوں کے ساتھ فسحؔ کا کھانا کھانے جمعرات کی شام یروشلیمؔ میں واپس آیا۔اور جب وہ سب کھانا کھانے بیٹھ گئے تو اُس نے شاگردوں کو حقیقی عظمت کا ایک نمونہ دیا۔ کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ، ''دستر خوان سے اُٹھ کر کپڑے اُتارے اور رومال لے کر اپنی کمر میں باندھا اس کے بعد برتن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور جو رومال کمر میں بندھا تھا اُس سے پونچھنے شروع کئے'' (یوحنا13:4-5)۔ یسوعؔ نے ایسا کام کیوں کیا؟۔ اُس نے فرمایا، ''تم مجھے اُستاد اور خداوند کہتے ہو اور خوب کہتے ہو کیونکہ میں ہوں۔پس جب مجھ خُداوند اور

اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تم پر بھی فرض ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ کیونکہ میں نے تُم کو ایک نمونہ دکھایا ہے کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے تُم بھی کیا کرو۔" (یوحنا 13:13-15) حقیقی عظمت چھوٹا بننے میں ہے نا کہ بڑا بننے میں۔ اوراس لیئے انسان کے گُناہوں کا فدیہ دینے کے لیئے یسوع خادم کے روپ میں آیا۔

1۔ یسوع اپنے بارہ شاگردوں کے ساتھ .... کا کھانا کھانے جمعرات کی شام یرؔوشلیم میں واپس آیا۔

2۔ جب وہ سب کھانا کھانے بیٹھ گئے تو اُس نے .... کو حقیقی عظمت کا ایک نمونہ دیا۔

3۔ انسان کے .... کا فدیہ دینے کے لیئے یسوع خادم کے روپ میں آیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 28 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

جب یسوع اوراُس کے شاگرد عیدِ فسح کا کھانا کھانے بیٹھے تو یسوع نے اُن کو ایک نئی فسح کے متعلق بتایا اور حکم دیا کہ وہ اُس کی یادگاری میں ایسی ہی فسح میں شریک ہوتے رہیں۔ اُس نے روٹی لی اور توڑ کر کہا لو یہ میرا بدن ہے جو بہتوں کے لیئے توڑا جاتا ہے۔ اور پھر اُس نے پیالہ لیا اور کہا لو پیو یہ میرا خون ہے جو بہتوں کے گناہوں

یسوعؔ نے کہا، ”لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے۔“

کے لِئے بہایا جاتا ہے۔ عیدِ فسح کا کھانا ملکِ مصر کی غلامی سے آزادی میں منائی جاتی ہے لیکن ''پاک شراکت'' یا ''عشائے ربانی'' گناہوں اور موت سے آزادی کی یاد گاری کے لِئے ہے۔ یسوعؔ نے ایک اور بات بھی بتائی کہ اُس کا وقت پورا ہو گیا ہے اور تم میں سے ایک بے وفائی کرتے ہوئے اُس کو دشمنوں کے حوالے کر دے گا۔ لیکن یسوعؔ کے سب شاگردوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر ایک نے کہا، ''خُداوند میں تو ایسا نہیں کروں گا''۔ اور اُن میں سے پطرسؔ نے کہا، ''خُداوند میں تو تیرے لِئے جان بھی دے دوں گا''۔ مگر یسوع نے اُس سے کہا کہ تو آج میرا تین بار انکار کرے گا۔

یہوداہؔ اسکریوتی کے سوا سب شاگرد حیرت زدہ تھے۔ کیونکہ وہ یسوع کو بیچ چکا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ سردار کاہن عیدِ فسح کے دوران یسوعؔ کو گرفتار کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن یسوعؔ کا منصوبہ کچھ اَور تھا۔ اِس لِئے اُس نے یہ بات شاگردوں کو بتائی تاکہ غداری کرنے والا شاگرد یہ سمجھ لے کہ خُداوند یہ بات جان چکا ہے۔ تاکہ وہ اس کام کو کاہنوں کے منصوبہ کے مطابق کروانے کی بجائے جلدی کروائے۔ اس لِئے یہوداہ یسوع اور باقی شاگردوں کو بتائے بغیر سردار کاہنوں کے پاس چلا گیا۔

یسوعؔ نے شاگردوں کو بتایا کہ اُسکے جانے کے بعد اُنہیں کیا کچھ کرنا ہے اور اُس نے واپس آنے کا بھی وعدہ کیا۔ بے شک شاگرد بڑے ہی پریشان تھے اور جو کچھ یسوعؔ اُنہیں کہہ رہا تھا اُنہیں اُن باتوں کا یقین کرنے میں بڑی مشکل ہو رہی تھی۔

4۔ یسوعؔ نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ آج رات اُن میں سے ایک اُس کے ساتھ ....کرے گا۔

5۔ ....نے یسوع کے ساتھ غداری کی اور اُسے روپے لے کر گرفتار کروادیا۔

6۔ یسوع نے ....کو بتایا کہ آج ہی تو میرا تین بار انکار کرے گا۔

7۔ یسوع نے شاگردوں کو ایک نئی فسح کے متعلق بتایا جس کو مسیحی .... یا پاک عشاء کہتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 30 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

یسوعؔ اور اُسکے شاگرد شہر سے باہر گتسمنی باغ میں چلے گئے۔ وہاں یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ جاگو اور دُعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ اور پھر شاگردوں سے الگ جا کر دُعا کرنے لگا۔ اُسنے آسمانی باپ سے دُعا کی کہ اے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالا مجھ سے ٹل جائے تو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔ جب وہ دُعا کرنے کے بعد واپس آیا تو اپنے شاگردوں کو سوتے ہوئے پایا۔ یہ وہ وقت تھا جب یسوع چاہتا تھا کہ اُسکے شاگرد دُعا میں ٹھہریں تاکہ وہ کسی آزمائش میں نہ

?	صفحہ 25 کے جوابات: 1۔ فسح ؛ 2۔ شاگردوں ؛ 3۔ گناہوں۔

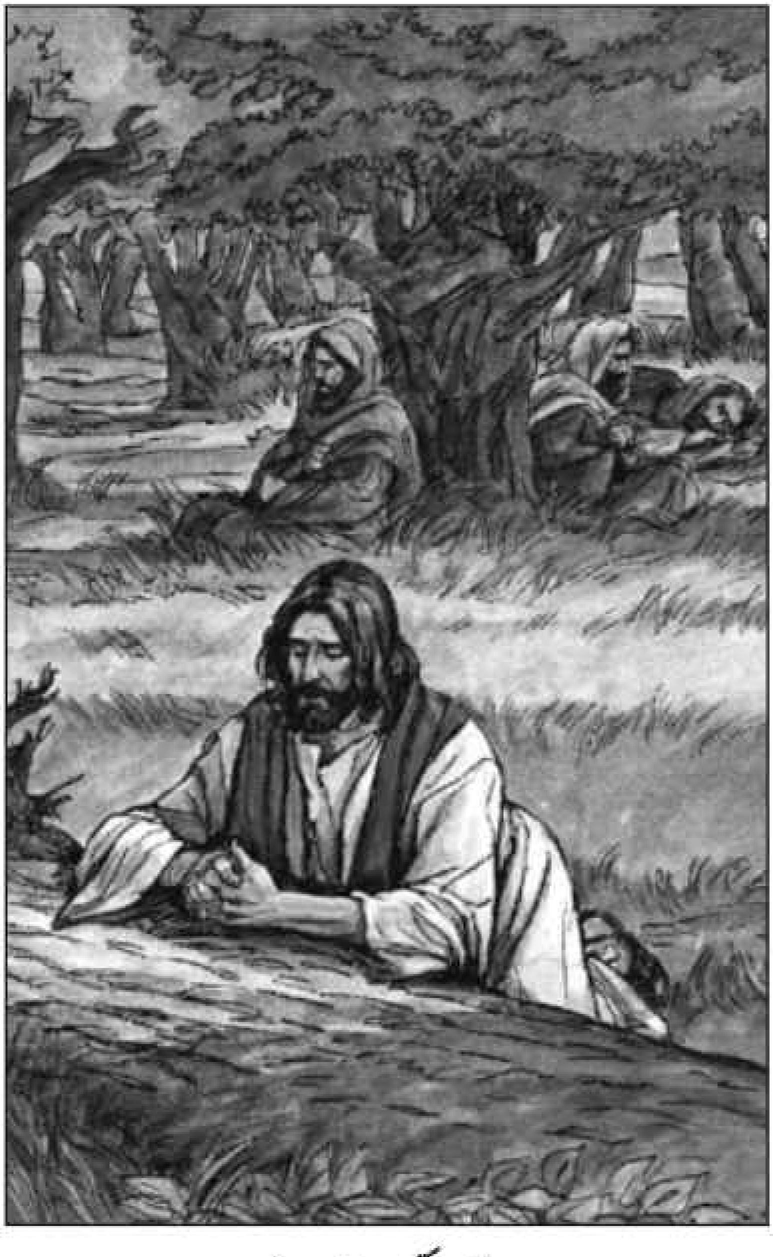

یسوؔع نے گتسمنی باغ میں دُعا کی

پڑجائیں۔

اب کیونکہ سردار کاہن یسوعؔ کو عیدِ فسح کے دوران گرفتار کرنا نہیں چاہتے تھے۔ مگر یہوداہ اسکریوتی نے یہ جا کر بتایا کہ اُستاد سب جان چکا ہے۔ تو اُنہوں نے سپاہیوں اور یہوداہ اسکریوتی کو ساتھ لے کر یسوعؔ کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یسوع سب کچھ جان چکا ہے اور ایسا نہ ہو کہ وہ اُن کے ہاتھ سے بچ کر نکل جائے۔

یہوداہؔ اُس جگہ کو جانتا تھا جہاں یسوعؔ دُعا کرنے کے لِئے جایا کرتا تھا۔ اِس لِئے اُس نے سردار کاہنوں، سپاہیوں اور ایک بڑی بھیڑ کی اُس جگہ تک راہنمائی کی۔ اور اُس نے یسوع کی نشاندہی کے لِئے یہ نشان ٹھہرایا کہ وہ یسوع کے پاس جا کر اُس کا بوسہ لے گا۔

یسوعؔ اور اُس کے شاگرد بھیڑ کو اپنی طرف آتا دیکھ رہے تھے۔ یہوداہؔ اسکریوتی یسوعؔ کا بوسہ لینے کے لِئے آگے بڑھا اور یسوعؔ نے اُس سے پوچھا یہوداہ کیا تُو بوسہ لے کر ابنِ آدم کو پکڑواتا ہے؟۔ اس کے بعد یسوعؔ نے بھیڑ کے ساتھ مخاطب ہو کر پوچھا، ”تم کِسے ڈھونڈتے ہو؟“۔ انہوں نے جواب دیا، ”یسوعؔ ناصری کو“۔ پھر یسوعؔ نے جواب دیا، ”میں ہی ہوں“۔

? صفحہ 28 کے جوابات: 4۔ غداری ؛5۔ یہوداہؔ اسکریوتی ؛ 6۔ پطرسؔ ؛7۔ یوحنا کے زبانی۔

ان الفاظ سے یسوع نے لوگوں پر یہ واضح کر دیا کہ وہ گرفتار ہونے سے خوف زدہ نہیں ہے۔ بلکہ اُس نے سوال کیا کہ لاٹھیاں اور برچھیاں لے کر آئے ہو جیسے کسی چور یا ڈاکو کو گرفتار کرنے آئے ہو؟ جب میں عبادت خانوں اور بازاروں میں تعلیم دیتا تھا تب کیوں نہ مجھے گرفتار کیا؟۔

گتسمنی باغ میں جو کچھ ہو رہا تھا پطرسؔ اُس کیلئے بالکل تیار نہ تھا۔ اُس نے اپنی تلوار نکال لی اور اِس سے پہلے کہ یسوعؔ اُسے منع کرتا اُس نے ایک شخص کا داہنا کان اُڑا دیا۔ مگر یسوعؔ نے فوراً پطرس اور باقی شاگردوں کو لڑائی سے منع کیا اور کہا کہ اپنی تلواریں میان میں کرلیں۔ یسوع نے اُس آدمی کے کان پر ہاتھ رکھا اور وہ ٹھیک ہوگیا۔ اس کے بعد یسوع کے تمام شاگرد وہاں سے بھاگ گئے اور سپاہیوں نے یسوع کو گرفتار کرلیا۔

8۔ یسوع...باغ میں دُعا کرنے گیا۔

9۔ یہوداؔہ اسکریوتی نے...لے کر یسوعؔ کو گرفتار کروایا۔

10۔ یسوع نے لوگوں پر یہ واضح کر دیا کہ وہ...ہونے سے خوف زدہ نہیں ہے۔

11 ۔ ....نے اپنی تلوار نکال لی اور اِس سے پہلے کہ یسوعؑ اُسے منع کرتا اُس نے ایک شخص کا داہنا کان اُڑا دیا۔

12 ۔ یسوع نے کہا کہ لاٹھیاں اور برچھیاں لے کر کسی چور یا ڈاکو کو گرفتار کرنے آئے ہو؟ جب میں عبادت خانوں میں تعلیم دیتا تھا تب کیوں نہ مجھے.................کیا؟۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 34 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

بھیڑ یسوعؑ کو گرفتار کر کے یروشلیم میں لے گئی۔ سردار کاہن نے یہودیوں کی صدرِ عدالت کو بُلایا۔ اِس سے پہلے کہ صدرِ عدالت کے تمام افراد جمع ہوتے سردار کاہن کائفا اور اس کے سُسر نے یسوعؑ سے پوچھ تاچھ شروع کر دی۔ لیکن صدرِ عدالت کے قوانین میں ایسا کرنے کی اجازت نہ تھی۔ مگر سردار کاہن قوانین کی تابعداری کرنے کی بجائے یسوعؑ کو مار ڈالنے کی فکر میں تھے۔

یہ ایک سرد رات تھی اور یسوع کے شاگردوں میں سے پطرسؔ اور یوحناؔ، بھیڑ کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے سردار کاہن کے محل کے صحن میں پہنچ گئے۔ وہاں محل کے نوکر اور سپاہی آگ تاپ رہے تھے۔ اور پطرسؔ نے بھی اُن میں شامل ہو کر آگ تاپنا شروع کر دی۔ مگر محل میں مختلف جگہوں پر لوگوں نے تین بار اُس سے یہ پوچھنے کی کوشش کی کہ کیا وُہ یسوعؑ کا پیروکار ہے؟۔ لیکن تینوں جگہوں پر پطرسؔ نے یسوع کا انکار کِیا کہ وُہ یسوعؑ کو نہیں جانتا اور مُرغ نے بانگ دے دی۔ پھر پطرس کو یاد آیا کہ یسوع نے اُس سے کہا تھا کہ آج مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو میرا تین بار

انکار کرے گا۔ یسوع نے پطرس کی طرف دیکھا اور پطرس بہت دُکھی ہو کر وہاں سے چلا گیا اور باہر جا کر زار زار رویا کیونکہ وہ یسوع سے بیحد محبت کرتا تھا۔ مگر اُس دِن اس سے یسوع کا تین بار انکار ہو گیا۔

آخر کار یسوعؑ کو مختلف سوالات پوچھنے کے لِئے صدرِ عدالت میں لایا گیا۔ مگر اُس دوران یسوعؑ بالکل خاموش رہا۔ اور اُن کے کسی سوال کا جواب نہ دیا۔ آخر کار سردار کاہن کائفا نے یسوعؑ سے ایک اقرار کروانے کی کوشش کی اور اُس نے یسوع سے پوچھا ''کیا تو خُدا کا بیٹا ہے؟''۔ اُس نے اُس سوال کے جواب میں کہا کہ ''مَیں ہُوں۔'' کیونکہ اب یہودی قانون کے مطابق ایسا کہنے والے کو سزا دی جاسکتی تھی۔ یسوعؑ اپنے آپ کو بچا سکتا تھا لیکن یسوعؑ نے وہ سزا اپنے اوپر لے لی تاکہ ہمارے گناہوں کی خاطر موت برداشت کر سکے۔

یہودیوں کی صدرِ عدالت نے یسوعؑ کو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہنے کے جُرم میں اُسے سزائے موت سُنائی۔ تب سپاہی جنہوں نے اُسے گرفتار کیا تھا اُس پر تھوکنے لگے۔ انہوں نے اُسے مارا پیٹا اور اُس کا تمسخر اُڑایا۔

سردار کاہنوں نے یسوع کے خلاف جھوٹی گواہی دینے کے لِئے اُسی وقت بہت سے لوگ جمع کیئے۔ تاکہ وہ لوگ رومی گورنر پنطس پیلاطس کے سامنے یسوع کے خلاف گواہی دیں اور اُن کی گواہی سے یسوع کی سزائے موت پر عمل درآمد ہو سکے

سردار کاہن اور وہ تمام لوگ جو یسوع کو مروانا چاہتے تھے۔ اُنھوں نے اپنی ساری تیاریاں مکمل کر لی تھیں۔ جس میں اُنھوں نے قانون کی تمام حدیں توڑ دیں تا کہ رومی گورنر یسوع کو سزائے موت سنادے۔

13۔ اس سے پہلے کہ.................................کے تمام افراد جمع ہوتے سردار کاہن کائفا اور اس کے سُسر نے یسوعؔ سے پوچھ تاچھ شروع کر دی۔

14۔ یسوع نے پطرسؔ کی طرف دیکھا اور پطرسؔ بہت .... ہو کر وہاں سے چلا گیا اور باہر جا کر زار زار رویا۔

15۔ آخر کار سردار کاہن.................................نے یسوعؔ سے ایک اقرار کروانے کی کوشش کی اور اُس نے یسوع سے پوچھا ''کیا تو خُدا کا بیٹا ہے؟''۔

16۔ سردار کاہنوں نے یسوع کے خلاف جھوٹی.................................دینے کے لئے اسی وقت بہت سے لوگ.................................کیئے۔ تا کہ وہ لوگ رومی گورنر پنطس پیلاطس کے سامنے.................................کے خلاف گواہی دیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 37 پر ملاحظہ کریں)

?

صفحہ 31-32 کے جوابات: 8۔ گتسمنی ؛ 9۔ بوسہ ؛ 10۔ گرفتار ؛ 11 پطرسؔ ؛12۔ گرفتار۔

نظرِثانی

دوسراباب

یسوؔع نے جمعرت کواپنے شاگردوں کے ساتھ عیدِ فسح کا کھانا کھایا۔ جب وُہ کھانا کھانے کے لِئے جمع ہوئے تو اُس نے شاگردوں کے پاؤں دھوئے۔ اُن کے پاؤں دھونے سے اُس نے اُن کا اُستاد ہو کر بھی چھوٹا بننے کا سبق دیا۔ یعنی اُنھیں یہ بتا یا کہ عظمت کا مطلب دُوسروں کی خِدمت کرنا ہے۔ اس لِئے اُس نے خادم بن کر ہمارے گُناہوں کی خاطر اپنی جان دے دی۔

پھر کھانا کھاتے ہوئے اُس نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُن میں سے ایک اُسکے ساتھ غداری کرے گا۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو یہ بھی بتایا کہ وُہ کس طرح اُسے چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور پطرسؔ تین بار اُس کا انکار کرے گا۔

یسوؔع نے اپنے شاگردوں کو اور تمام ایمان داروں کو ایک خاص کھانا دِیا۔ جسے ہم عِشائے ربانی یا پاک شراکت کہتے ہیں۔

کھانے کے بعد یسوؔع شاگردوں کے ساتھ شہر سے باہر گتسمنی باغ میں چلا گیا اور اُس نے اپنے آسمانی باپ سے دُعا کی کہ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے لیکن اُس نے یہ بھی دُعا کی کہ اُس کی نہیں بلکہ آسمانی باپ کی مرضی پوری ہو۔

اِس دوران سردار کاہنوں نے یہوداہ اسکریوتی کو ایک بڑی بھیڑ کے ہمراہ یسوعؔ کو گرفتار کرنے بھیجا۔ بھیڑ گتسمنی باغ میں یسوع اور شاگردوں کی طرف بڑھی تو یسوع نے اُن سے پوچھا کسے ڈھونڈتے ہو اُنھوں نے کہا یسوع ناصری کو۔ تو یسوع نے کہا میں ہی ہوں۔ لیکن پطرسؔ یسوع کا دِفاع کرنا چاہتا تھا اور اُس نے ایک آدمی کا کان بھی اُڑا دیا۔ لیکن یسوع نے پطرس کو منع کیا اور اُس شخص کا کان تندرُست کردیا۔ تب یسوع نے کہا کہ میں ہی یسوع ناصری ہوں۔ لیکن اِن کو (یعنی شاگردوں کو) جانے دو۔ اس طرح شاگرد وہاں سے بھاگ گئے اور چھپ گئے۔

یسوعؔ کو سردار کاہن کے محل میں لایا گیا۔ جب یہودیوں کی صدرِ عدالت جمع ہو رہی تھی تو سردار کاہن کائفاؔ کے سُسر نے یسوعؔ سے پُوچھ تاچھ شروع کردی جو کہ صدرِ عدالت کے مطابق غیر قانونی تھی۔ شاگردوں میں سے پطرسؔ بھیڑ کے پیچھے پیچھے سردار کاہن کے محل میں چلا آیا تھا لیکن محل میں جب اُس سے پوچھا گیا کہ وُہ یسوعؔ کے پیروکاروں میں سے ہے تو اُس نے تین بار اُس کا انکار کیا۔

یسوعؔ کی پیشی کے دوران کئی جھوٹے گواہوں نے یسوعؔ کے خلاف جھوٹ بولا۔ آخر کار سردار کاہن نے یسوعؔ سے پوچھا کیا تو خُدا کا بیٹا ہے تو اُس نے سردار کاہن کو جواب دیا کہ ''میں ہوں'' اس طرح سب یہودیوں اور اُنکی صدرِ عدالت کو یسوع کی سزائے موت کا جواز مل گیا۔

امتحانی سوالنامہ

دوسرا باب

1۔ یسوعؔ اور اُس کے شاگردوں نے فسح کا کھانا.......................کی رات کو دکھایا۔

2۔ یسوعؔ نے اُنہیں سکھایا کہ حقیقی ....کا
دُوسروں کی خِدمت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

3۔ یسوعؔ نے خادم بن کر ہمارے ....کی خاطر
اپنی جان دے دی۔

4۔..................................یسوع سے غداری کرنے والا تھا کیونکہ اُس
نے یسوع کو گرفتار کوانے کی قیمت وصول کر لی تھی۔

5۔..................................کو یسوع نے بتایا کہ وہ آج اُس کا تین بار انکار
کرے گا۔

6۔ یسوعؔ نے اپنے شاگردوں کو اپنی موت کی یادگاری میں ایک کھانا کھانے کا حکم دِیا
جسے ہم عِشائے ربانی یا..................................کہتے ہیں۔

؟

صفحہ 34 کے جوابات: 13۔ صدرِ عدالت؛ 14۔ دُکھی؛ 15۔ کاٹا؛
16۔ گواہی، جج، یسوع

7۔فسح کے کھانے کے بعد یسوع............................باغ میں گیا۔

8۔ یہوداہ اسکریوتی نے ایک بڑی بھیڑ کی راہنمائی کی اور یسوعؔ کا....................
لے کر اُسے گرفتار کروایا۔

9۔یسوع نے بھیڑ سے پوچھا کسے...................................ہو اُنھوں نے
کہا یسوع ناصری کو۔تو یسوع نے کہا "میں ہوں"۔

10۔یسوع نے کہا کہ میں ہی یسوع ناصری ہوں ۔لیکن اِن کو (یعنی شاگردوں کو)
جانے دو۔اس طرح شاگرد وہاں سے..............................گئے اور چھپ گئے۔

11۔صدرِعدالت یسوعؔ کے خلاف کئی.............................گواہ لے آئی۔

12۔آخر کار سردار کاہن نے یسوعؔ سے پوچھا کیا تو خُدا کا.............................
ہے تو اُس نے سردار کاہن کو جواب دیا کہ "میں ہوں"۔

13۔آخر یہودیوں اور اُن کی صدرِعدالت کو یسوع کو سزائے..........................
دینے کا جواز مل گیا۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 108 پر ملاحظہ کریں)

نیچے دی گئی خالی جگہ میں وہ باتیں تحریر کریں جن سے یہ ثابت ہو کہ یسوعؔ اپنی گرفتاری اور مقدمہ کی سماعت پر اختیار رکھتا تھا۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

سپاہیوں نے یسوعؔ کو ٹھٹھوں میں اُڑایا اور مارا پیٹا

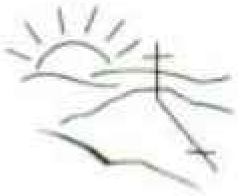

تیسرا باب
صلیبی موت

یسوع کو مُجرم ٹھہرایا گیا اور اُسے موت کی سزا دی گئی۔ مگر یسوعؔ عدالتی فیصلے اور اپنی سزا کے متعلق پہلے سے ہی جانتا تھا۔ اس طرح اُس نے اپنی صلیبی موت کے وسیلے ہمارے گناہوں کا فدیہ دیا۔

جب یہودیوں کی صدرِ عدالت نے یسوع کو سزائے موت سُنا دی۔ تو اب آخری کام رُومی گورنر کو اُس سزا پر عمل درآمد کرنے کے لِئے آمادہ کرنا تھا۔ اِس باب میں آپ دیکھیں گے کہ یہ سب کچھ کِس طرح ممکن ہُوا۔ اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ بتا سکیں کہ پنطُس پیلاطُسؔ اور ہیرودیسؔ بادشاہ کے سامنے پیشی کے وقت یسوعؔ کے ساتھ کیا کچھ ہوا؛ اور

☆ یہ بتاسکیں کہ یہودی صدرِ عدالت نے کِس طرح لوگوں کو یسوعؔ کے خلاف اُبھارا۔

سردار کاہن اور یہودیوں کی بھیڑ جُمعہ کی صبح یسوعؔ کو رُومی گورنر پنطُس پیلاطُسؔ کے پاس لے گئی۔ کیونکہ رُومی حکومت یہودیوں پر حُکمران تھی اِس لِئے صرف رُومی گورنر کو ہی یہ اختیار حاصل تھا کہ وُہ کِسی کو سزائے موت سنا سکے۔ اس وجہ سے سردار کاہن کیلئے ضروری تھا کہ وہ پیلاطُسؔ کو اس بات لے لِئے آمادہ کرے۔

اُدھر یہوداہؔ اسکر یوتی کو اپنے کیئے پہ پچھتاوا ہونا شروع ہوا۔ اور وہ کاہنوں کے پاس چاندی کے تیس سکے جو اُس نے یسوع کو پکڑوانے کے لِئے رشوت کے طور پر لِئے تھے واپس کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اُس نے کاہنوں کے سامنے اقرار کرتے ہوئے یہ کہا، ” مَیں نے گُناہ کِیا ہے۔ کہ بے قُصور کو قتل کے لِئے پکڑوایا “۔ مگر سردار کاہنوں نے اُسے جواب دِیا کہ اُنہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔ آخر یہوداہؔ اسکر یوتی چاندی کے تیس سِکّے کاہنوں کے سامنے پھینک کر چلا گیا اور پھر اُس نے اپنے گلے میں رسی ڈال کر پھانسی لے لی۔

1۔ یہودیوں کی صدرِ عدالت یسوعؔ کو رومی گورنر.. کے پاس لے گئی۔

2۔ سزائے.............................دینے کا اختیار صرف رُومی گورنر کو ہی حاصل تھا۔

3۔ یہوداہ اسکریوتی چاندی کے تیس سِکّے کاہنوں کے سامنے پھینک کر چلا گیا اور پھر اُس نے اپنے گلے میں رسی ڈال کر .... لے لی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 44 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

ادھر جب سردار کاہن اور فریسی یسوعؔ کو پنطس پیلاطس کے قلعہ میں لے گئے تو پیلاطس اُن سے ملنے باہر آیا۔ اُنہوں نے اُسے بتایا کہ یسوعؔ فساد برپا کرنا چاہتا ہے اور اِس نے لوگوں کو بغاوت کرنے کے لِئے بھی اُبھارا ہے تاکہ لوگ رومی حکومت کو جزیہ نہ دیں۔ انھوں نے جو خاص الزام یسوع پر لگایا وہ یہ تھا کہ یہ اپنے آپ کو مسیح یعنی یہودیوں کا بادشاہ! کہتا ہے۔ کیونکہ کسی شخص کا اپنے آپ کو بادشاہ کہنا رُومی شہنشاہ کے خلاف ایک سنگین جُرم تھا اور سردار کاہنوں نے یہ الزام اس لِئے لگایا تاکہ رُومی گورنر یسوع کے خلاف سزا کا حکم دیدے۔

لیکن پیلاطس یسوعؔ کو اندر لے گیا اور اُس سے پوچھ تاچھ کرنے لگا۔ پھر وُہ باہر آیا اور اُس نے کہا کہ یسوع پر لگائے گئے سب الزامات غلط ہیں۔ اس لِئے یسوعؔ کو رہا کر دینا چاہیے۔ لیکن سردار کاہن اِس فیصلے پر رضا مند ہونے والے نہیں تھے۔ اُنہوں نے احتجاج کِیا کہ یسوعؔ اپنے آبائی صوبے گلیلؔ میں اور اس پورے علاقے میں مشکلات برپا کرتا رہا ہے اور اس کو سزا دی جانی چاہیئے۔

پیلاطُس گلیل کا نام سُن کر خوش ہُوا۔ کیونکہ ہیرودیس گلیل کا بادشاہ تھا اور وُہ بھی فسح کے تہوار کے لیۓ اُس دِن یرُوشلیم میں ہی تھا۔ اس لیۓ پیلاطُس نے یسوع کو عدالت کے لیۓ ہیرودیس کے پاس بھیج دِیا۔

ہیرودیس بادشاہ یسوع کو دیکھ کر خوش ہوا۔ کیونکہ اُس نے یسوع کے بارے میں بہت کچھ سُن رکھا تھا۔ اور وُہ بھی کوئی معجزہ دیکھنا چاہتا تھا مگر جب ہیرودیس نے یسوع سے سوالات پوچھے تو وہ خاموش رہا۔

ہیرودیس یہ بھی جانتا تھا کہ لوگ یسوع کو بادشاہ کہتے ہیں۔ اس بات پر اُس نے یسوع کا تمسخر اُڑایا اور اُس کو ایک چمکدار پوشاک پہنا کر سپاہیوں سے پٹوایا اور ذلیل کیا۔ پھر اُس نے یسوع کو اِس پیغام کے ساتھ پیلاطُس کے پاس واپس بھیج دِیا کہ یہ اُس کا علاقہ ہے۔

4۔ سردار کاہنوں نے یسوع پر الزام لگایا کہ اُس نے لوگوں کو.......................
کے لِیۓ اُبھارا ہے تا کہ لوگ رومی حکومت کو..............................ادا نہ کریں۔

5۔ پیلاطُس نے کہا کہ یسوع پر لگائے گئے سب الزامات..............................
ہیں۔ اس لِیۓ یسوع کو..............................دینا چاہیے۔

؟ صفحہ 42-43 کے جوابات: 1۔ پنطُس پیلاطُس : 2۔ موت ؛ 3 ۔ پھانسی۔

6۔ پیلاطُس نے یسوعؔ کو عدالت کے لِئے .... کے پاس بھیج دِیا۔

7۔ ہیرودیسؔ نے بھی یسوعؔ کو اِس پیغام کے ساتھ پیلاطُسؔ کے پاس واپس بھیج دِیا کہ یہ اُس کا...................................ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 46 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اُس وقت ایک بڑا ہجوم پیلاطُسؔ کے قلعہ کے باہر بھی جمع ہو گیا کیونکہ لوگ جان چکے تھے کہ کوئی خاص واقعہ ہونے والا ہے۔ اور وُہ یہ سب کچھ دیکھنا چاہتے تھے۔ اس طرح سردار کاہنوں کا یسوعؔ کو چپکے سے مروا ڈالنے کا منصوبہ ناکام ہو گیا۔ لیکن پھر انہوں نے بھیڑ میں شامل ہو کر لوگوں کو یسوعؔ کے خلاف اُبھارا۔

یسوعؔ کے خلاف لوگوں کو اُبھارنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ کیونکہ لوگ یسوعؔ کو ایک ایسا بادشاہ دیکھنا چاہتے تھے جو رُومی حکومت کو وہاں سے نکال دیتا۔ لیکن اب تو وُہ خود رُومی حکومت کا قیدی بن چکا تھا۔ سردار کاہنوں نے کہا کہ یہ وہ مسیح نہیں جس کا تم انتظار کر رہے ہو اس لِئے وُہ اِس سزا کا حقدار ہے۔ اور لوگ اُنکے ساتھ متفق ہو گئے۔

پیلاطُس یسوع کی عدالت کے متعلق پریشان ہونے لگا کیونکہ سردار کاہنوں نے اُسے بتایا کہ وُہ یسوعؔ کو مروا ڈالنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا کہتا ہے۔

"پیلاطُس نے اُس سے کہا پس کیا تو بادشاہ ہے؟۔ یسوعؔ نے جواب دِیا تُو خود کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ مَیں اِس لِئے پیدا ہوا اور اِس واسطے دُنیا میں آیا ہُوں کہ حق پر گواہی دُوں۔ جو کوئی حق سے ہے میری آوز سنتا ہے۔ پیلاطُس نے اُس سے کہا حق کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ یہودیوں کے پاس پھر باہر گیا اور اُن سے کہا کہ میں اُسکا کچھ جُرم نہیں پاتا" (یوحنا18:37-38)۔ اور اُس نے عدالت جاری رکھی۔

8۔ سردار کاہنوں نے بھیڑ میں شامل ہوکر لوگوں کو یسوعؔ کے .... اُبھارا۔

9 ۔ سردار کاہن یسوعؔ کو مار ڈالنا چاہتے تھے کیونکہ وہ اپنے آپ کو خُدا کا ....کہتا تھا۔

10 ۔ یسوعؔ نے جواب دِیا کہ مَیں اِس لِئے پیدا ہوا اور اِس واسطے دُنیا میں آیا ہُوں تا کہ............................ پر گوہی دُوں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 49 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

پیلاطُس نے یسوعؔ کو چھوڑ دینے کی کوشش کی ۔ اُس نے کہا، "مگر تمہارا دستور ہے کہ میں فسح پر تمہاری خاطر ایک آدمی چھوڑ دیا کرتا ہوں"۔ اُس نے بھیڑ کو

صفحہ 44-45 کے جوابات: 4۔ بغاوت ، جزیہ ؛ 5۔ غلط ، چھوڑ ؛ 6۔ ہیرودیس ؛ 7۔ علاقہ ؛

ایک اِنتخاب کا حق دیا۔لیکن اُس سے پہلے اُس نے یسوعؔ کو کوڑے لگوائے۔اور اُسے یقین تھا کہ یسوعؔ کے لہولہان ہونے کا منظر دیکھ کر بھیڑ کو اُس پر ترس آجائے گا۔مگر جب اُنھیں یسوعؔ اور براباؔ کو میں سے ایک کا انتخاب کرنے کا حق دیا گیا اور یہ پوچھا گیا کہ،''پس کیا تمکو منظور ہے کہ میں تمہاری خاطر یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں'' (یوحنا 40:18)۔لیکن انہوں نے چلاکر کہا کہ اِس کو نہیں بلکہ برابا کو ہمارے لِئے چھوڑ دے۔

پیلاطُسؔ نے پوچھا،'' پھر مَیں تمہارے بادشاہ کے ساتھ کیا کروں ؟ ''

وُہ چلائے،''قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں!یسوعؔ کو مصلوب کر'' (یوحناؔ 19:15-18)۔

کاہنوں نے پھر پیلاطُسؔ سے کہا کہ یہ اپنے آپ کو بادشاہ کہتا ہے''اگر تُو اِس کو چھوڑ دیتا ہے تو قیصر کا خیر خواہ نہیں'' (یوحناؔ 19:12)۔آخر پیلاطُسؔ مایوس ہو گیا۔اُس نے بَرابّاؔ کو چھوڑ دِیا اور یسوعؔ کو اپنے سپاہوں کے حوالے کر دیا تا کہ وہ مصلُوب کِیا جائے۔

مصلُوب کرنے کا مطلب ہے کہ کِسی کو صلیب پر کیلوں سے اس طرح جڑ دینا کہ اُس کی موت واقع ہو جائے۔

لوگ یسوعؔ کی جگہ برابّا کو چھوڑوانے کیلئے چلانے لگے

11 ۔ پیلاطس نے بھیڑ کو یسوعؔ اور.......................................ڈاکو میں سے ایک کا انتخاب کرنے کا حق دیا۔

12۔ بھیڑ پیلاطس کے سامنے چلائی کہ یسوعؔ کو.. دے۔

13 ۔ سردار کاہنوں نے پیلاطس سے کہا کہ اگر وہ یسوعؔ کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ قیصر کا ....نہیں۔

14 ۔ پیلاطس نے یسوعؔ کو اپنے.. کے حوالے کر دیا تا کہ وہ مصلوب کیا جائے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 50 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِ ثانی
تیسرا باب

سردار کاہن جُمعہ کی صبح یسوعؔ کو رُومی گورنر پنطس پیلاطس کے پاس لے گئے ۔ کیونکہ رومی حکومت کا وہاں قبضہ تھا اس لئے کسی کو موت کی سزا دینے کا اختیار صرف رومی گورنر کو حاصل تھا۔

؟	صفحہ 46 کے جوابات: 8۔ خلاف ؛ 9۔ بیٹا ؛ 10۔ حق۔

اُدھر یہوداہ اسکریوتی یسوع کے ساتھ غداری کرنے پر بہت پچھتایا۔ وہ یسوع کو گرفتار کروانے کے لیِے لی گئی رشوت کی رقم سردار کاہنوں کو واپس کرنے گیا لیکن جب انھوں نے وہ رقم واپس نہ لی۔ تو اُس نے اپنے آپ کو پھانسی دے دی۔

اِدھر سردار کاہنوں نے پیلاطُس کو بتایا کہ یسوع نے لوگوں کو بغاوت کے لیے اُبھارا ہے اور کہا ہے کہ وہ حکومت کو جزیہ ادا نہ کریں۔ اُنہوں نے اُسے یہ بھی بتایا کہ وُہ بادشاہ ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ پیلاطُس نے یسوع سے کچھ سوالات کِیے اور اعلان کِیا کہ وُہ مُجرم نہیں ہے۔ کاہنوں نے کہا کہ وُہ اپنے آبائی صوبے گلیل کو چھوڑنے کے بعد سے مشکلات پیدا کرتا رہا ہے۔ یہ سُن کر پیلاطُس نے یسوع کو ہیرودیس کے پاس بھیج دیا۔ کیونکہ وہ گلیل کا حاکم تھا اور فسح کے تہوار کیلئے یرُوشلیم میں آیا ہُوا تھا۔

جب یسوع ہیرودیس کے پاس پہنچا تو اُس نے یہ اُمید کی کہ یسوع اُسکے لیے کوئی معجزہ کرے۔ لیکن جب یسوع خاموش رہا تو ہیرودیس اور اُس کے سپاہیوں نے اُسے ٹھٹھوں میں اُڑایا اور واپس پیلاطُس کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھیج دِیا کہ یہ اُس (ہیرودیس) کا علاقہ نہیں ہے۔

اسی دوران سردار کاہن بھیڑ میں شامل ہوگئے جو پیلاطُس کے قلعہ کے

صفحہ 49 کے جوابات: 11۔ بُرا ؛ 12۔ صلیب ؛ 13۔ خیر خواہ ؛ 14۔ سپاہیوں۔

باہر کھڑی تھی اور اُنہوں نے اُس بھیڑ کو یسوؔع کے خلاف اُبھارا۔لیکن پیؔلاطُس نے یسوؔع کو چھوڑ نے کی بہت کوشش ۔اس لِئے اُس نے لوگوں کو یسوؔع اور براؔبّا نامی ڈاکو میں سے انتخاب کرنے کو کہا۔بھیڑ نے براؔبّا کو چُن لیا اور یسوؔع کو مصلُوب کرنے کے لِئے پیؔلاطُس کے سامنے چلانے لگے۔کاہنوں نے پھر پیؔلاطُس سے کہا کہ یہ اپنے آپ کو بادشاہ کہتا ہے۔اگر تُو اِس کو چھوڑ دیتا ہے تو قیصر کا خیر خواہ نہیں آخر پیؔلاطُس مایوس ہو گیا۔اُس نے برؔابّا کو چھوڑ دِیا اور یسوؔع کو اپنے سپاہوں کے حوالے کر دیا تا کہ وہ مصلُوب کِیا جائے۔

امتحانی سوالنامہ

تیسرا باب

1۔رُومی گورنر کا نام..............................تھا۔

2۔صرف پیؔلاطُس ہی کسی مجرم کو سزائے..............................دے سکتا تھا۔

3۔یہوداؔہ اسکریوتی نے اپنے آپ کو..............................دے دی۔

4۔پیؔلاطُس نے یسوؔع کو..............................دینے کی بڑی کوشش کی۔

5۔ سردار کاہنوں نے کہا کہ یسوعؔ نے لوگوں کو......................... کے لئِے اُبھارا ہَے اور یہ بھی کہاہَے کہ وہ حکومت کو.................................. نہ دیں۔

6 ۔ پیلاطُس نے یسوعؔ کو ہیرودیس کے پاس بھیجا جو یسوعؔ کے آبائی صُوبے .... کابادشاہ تھا۔

7۔ ہیرودیس یسوعؔ سے کوئی.. دیکھنا چاہتا تھا۔

8۔ سردار کاہنوں نے ہجوم کو بھی یسوعؔ کے.................................. اُبھارا۔

9 ۔ سردار کاہن یسوعؔ کو مار ڈالنا چاہتے تھے کیونکہ اُس نے کہا تھا کہ وُہ خُدا کا .... ہَے۔

10۔ یسوعؔ نے جواب دِیا کہ مَیں اِس لئِے پیدا ہوا اور اِس واسطے دُنیا میں آیا ہُوں تا کہ... پر گواہی دُوں۔

11۔ پیلاطُس نے یسوعؔ کو.. لگوائے۔ اور اُسے اُمید تھی کہ یسوعؔ کے لہولہان ہونے کا منظر دیکھ کر بھیڑ کو اُس پر ترس آجائے گا۔

12۔ پیلاطُس نے بھیڑ کو یسوعؔ اور.. ڈاکو میں سے ایک کا انتخاب کرنے کا حق دیا۔

13۔ بھیڑ پیلاطُس کے سامنے چلائی کہ یسوعؔ کو.............................. دے۔

اضافی نمبروں کا سوال: سردار کاہن کیوں بھیڑ کو یسوعؑ کے خلاف اُبھارنے میں کامیاب ہوگئے؟

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 108 پر ملاحظہ کریں)

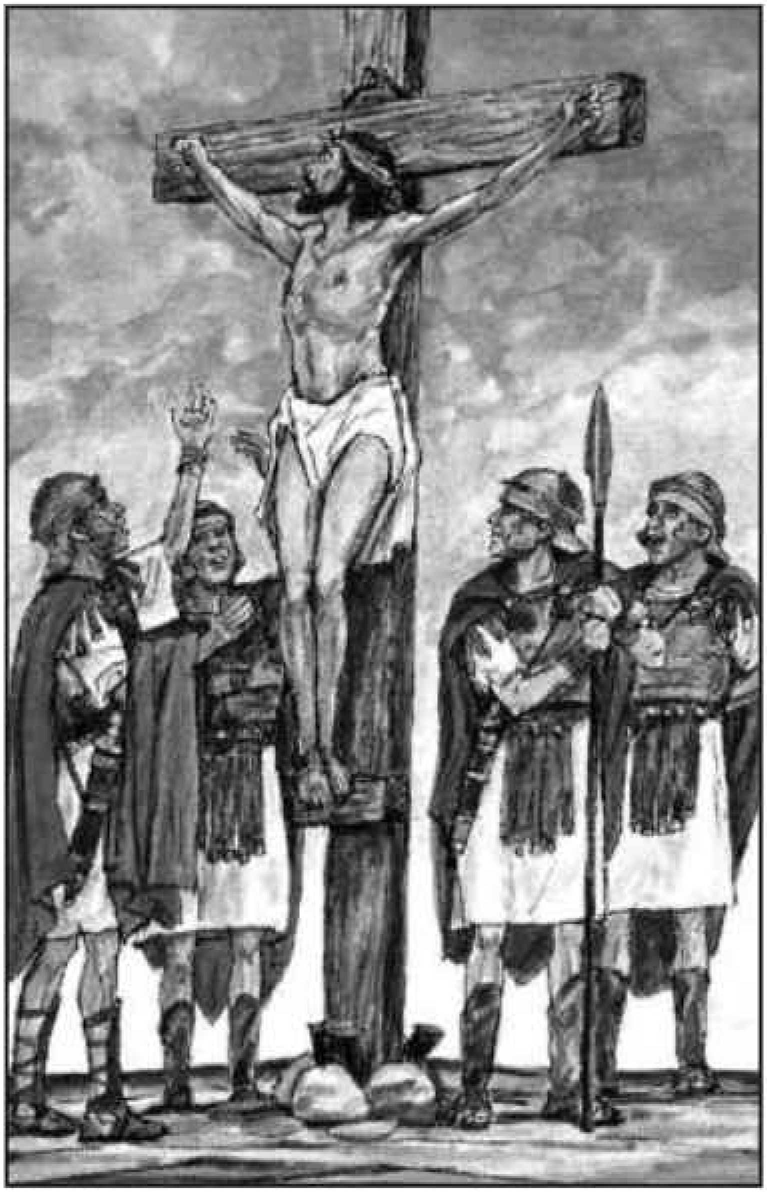

سپاہیوں نے یسوعؔ المسیح کا مذاق اُڑایا

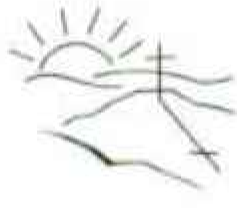

چوتھاباب
یسوعؔ مسیح کی موت

یسوع ہمارا نجات دہندہ بن کر آیا۔اس لِئے وہ اپنی صلیبی موت اور اُن تمام واقعات کو پہلے سے ہی جانتا تھا جو اُس کے ساتھ ہو رہے تھے۔لیکن ہمیں ضرورت ہے کہ ہم جانئیں کہ ہماری نجات کے کام کو یسوع نے کس طرح مکمل کیا۔ بائبل مُقدّس میں اِس کا پُورا بیان پایا جاتا ہے۔اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یسوعؔ کی موت کے اہم پہلو مختصر طور پر بیان کر سکیں ؛

☆ یہ بھی بیان کر سکیں کہ یسوعؔ کی موت کے بعد لوگوں، سر دار کاہنوں اور سپاہوں نے کیا کِیا ؛ اور

☆ یہ بھی بتا سکیں یسوؔع کے دفنائے جانے کے بعد کیا واقعات رونما ہوئے۔

مصلُوب کیا جانا ایک ظالمانہ موت ہے۔ مصلوب کیئے جانے سے پہلے مُجرم کو مارا پیٹا جاتا اور پھر اُسے مجبور کِیا جاتا کہ وہ اپنی صلیب خود اُٹھ کر اُس جگہ تک لے جائے جہاں اُسے سزائے موت دی جانی ہوتی تھی۔ اُس مقام پر پہنچ کر اُسکے کپڑے اُتارے جاتے اور ہاتھوں اور پاؤں میں کِیل لگا کر صلیب پر جڑ دیا جاتا۔ پھر سپاہی اُس صلیب کو کھڑا کر دیتے۔ کچھ دیر کے بعد مُجرم کی پسلی میں بھالا مارا جاتا تا کہ آہستہ آہستہ اُس مجرم کی دردناک موت واقع ہو جائے۔

یسوؔع کی صلیبی موت بھی کچھ اِسی طرح سے ہوئی۔ اُس کو یروؔشلیم کی گلیوں سے گزار کر شہر کے باہر کھوپڑی کے مقام پر لایا گیا۔ کچھ دِن پہلے اتوار کو اُس کا یروؔشلیم میں شاہانہ استقبال ایک بادشاہ کے طور پر کِیا گیا۔ مگر اب لوگوں نے اُس پر تھوکا، اُس کا تمسخر اُڑایا اور بھاری صلیب اُٹھوائی۔ مگر رُومی سپاہیوں نے بھیڑ میں سے شمعون نامی ایک آدمی کو پکڑا تا کہ وہ باقی راستہ یسوع کی صلیب اُٹھائے۔ آخر وہ گلگتا کی پہاڑی پر پہنچ گئے۔ گلگتا کا لفظی مطلب ''کھوپڑی'' بھی ہے اور اُس پہاڑی کو ''کلوری'' کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر یسوؔع کو مصلوب کر دیا گیا۔

اُنہوں نے یسوع کے ساتھ دو ڈاکوؤں کو بھی مصلُوب کِیا۔ ایک کو

یسوؔع کے دائیں ہاتھ اور دُوسرے کو بائیں ہاتھ کی طرف مصلُوب کِیا گیا۔ صلیبی موت نا قابلِ برداشت ہونے کے باوجود یسوؔع نے دُعا کی، ''اَے باپ اِن کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں'' (لُوقا 34:23)۔

1۔ یسوؔع کو بھاری صلیب اُٹھوا کر...کی گلیوں میں چلوایا گیا۔

2۔ رُومی سپاہیوں نے بھیڑ میں سے شمعون نامی ایک آدمی کو پکڑا تاکہ وہ باقی راستہ یسوع کی...................................اُٹھائے۔

3۔ وُہ جگہ جہاں یسوؔع کو مصلُوب کِیا گیا...................................کہلاتی ہَے۔

4۔ صلیبی موت نا قابلِ برداشت ہونے کے باوجود یسوع نے دُعا کی، ''اَے باپ اِن کو.......................................کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہَیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 58 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

بہت سے لوگ اس منظر کو دیکھنے کے لِئے جمع ہوئے۔ شہر میں آنے اور جانے والے لوگ بھی کھڑے ہو کر یہ ماجرا دیکھتے رہے۔ رُومی عموماً مصلوب کئے گئے شخص کی صلیب پر ایک کتبہ لکھ کر لگا دِیا کرتے تھے جِس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ شخص کِس جُرم کے تحت مصلوب کیا گیا ہے۔ اس لِئے یسوؔع کی صلیب پر بھی ایک کتبہ تحریر کر کے لگایا گیا جس پر لکھا تھا ''یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوؔع ہَے'' (متی 37:27)۔

اس تحریر کو دیکھ کر کاہن، فریسی اور لوگ یسوع کا تمسخر اُڑاتے رہے۔ اس کا سب نے مذاق اُڑایا اور کہا اگر تو یہودیوں کا بادشاہ ہے تو نیچے اُتر آ۔ یہاں تک کہ جو ساتھ مصلوب کیئے گئے تھے اُن میں سے ایک اُسے یوں طعنہ دینے لگا کہ اگر تو مسیح ہے تو خود بھی بچ اور ہمیں بھی بچا۔

لیکن جب بائیں ہاتھ والے ڈاکو نے یسوع سے ایسا کہا تو دائیں ہاتھ والے نے اُس سے کہا کیا تو خُدا سے بھی نہیں ڈرتا ہم تو اپنے کِیے کی سزا پا رہے ہیں مگر اس نے تو کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ پھر اُس نے یسوع سے مخاطب ہو کر کہا "اے یسوع جب تو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا۔ یسوعؔ نے اُسے جواب میں کہا، "مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا" (لُوقا 43:23)۔

یسوعؔ کے چند دوست اور رشتہ دار صلیب کے پاس موجود تھے۔ جب یسوعؔ نے اپنی ماں مریم اور یوحناؔ کو دیکھا تو اس نے مریمؔ سے کہا، "اَے عورت دیکھ تیرا بیٹا یہ ہَے"۔ اور یوحناؔ سے کہا، "دیکھ تیری ماں یہ ہَے" (یوحناؔ 27,26:19)۔ اور یوحناؔ اُسے اپنے گھر لے گیا۔

5۔ یسوعؔ کی صلیب پر ایک کتبہ تحریر کر کے لگایا گیا جس پر لکھا تھا، "یہ یہودیوں کا .... ہے"۔

؟	صفحہ 57 کے جوابات: 1۔ یروشلیم ؛ 2۔ صلیب ؛ 3۔ گلگتا ؛ 4۔ مُعاف۔

6 ۔ کاہن، فریسی اور لوگ یسوع کا تمسخر اُڑاتے رہے۔یعنی ہر ایک نے ....کیااور کہااگر تو یہودیوں کا بادشاہ ہے تو نیچے اُتر آ۔

7۔ یسوع کو..ڈاکوؤں کے درمیان مصلُوب کِیا گیا۔

8۔اے یسوع جب تو اپنی بادشاہی میں آئے تو مُجھے یاد کرنا۔ یسوعؔ نے اُسے جواب میں کہامَیں تجھ سے سچ کہتاہُوں کہ آج ہی تو میرے ساتھ....................میں ہوگا۔

9۔یسوعؔ نے اپنی ماں کی دیکھ بھال کیلئے اپنے شاگرد................................کے سپرد کیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 61 کے آخر میں ملاحظہ کریں)۔

صلیب دیا گیا شخص لحہ بہ لحہ کمزور ہوکر آہستہ آہستہ مرتا ہے۔دوپہر کے وقت جب یسوعؔ کو صلیب پر تین گھنٹے گزر چکے تو یسوع نے چلّا کر کہا، ''اِیلی اِیلی لما شبقتنی ؟۔جس کا ترجمہ ہے،''اَے میرے خُدا اَے میرے خُدا تُو نے مجھے ل چھوڑ دِیا'' (مرقس 33:15)اور سُورج تاریک ہوگیا۔ یہ کوئی سُورج گرہن یا آندھی نہیں تھی۔ بلکہ ایسا تھا جیسے سُورج نے روشنی دینا بند کردیا ہو یا روشنی دینے سے انکار کردیا ہو۔

اس کے بعد یسوعؔ کو پیاس لگی اور اُس نے کہا، ''میں پیاسا ہُوں''

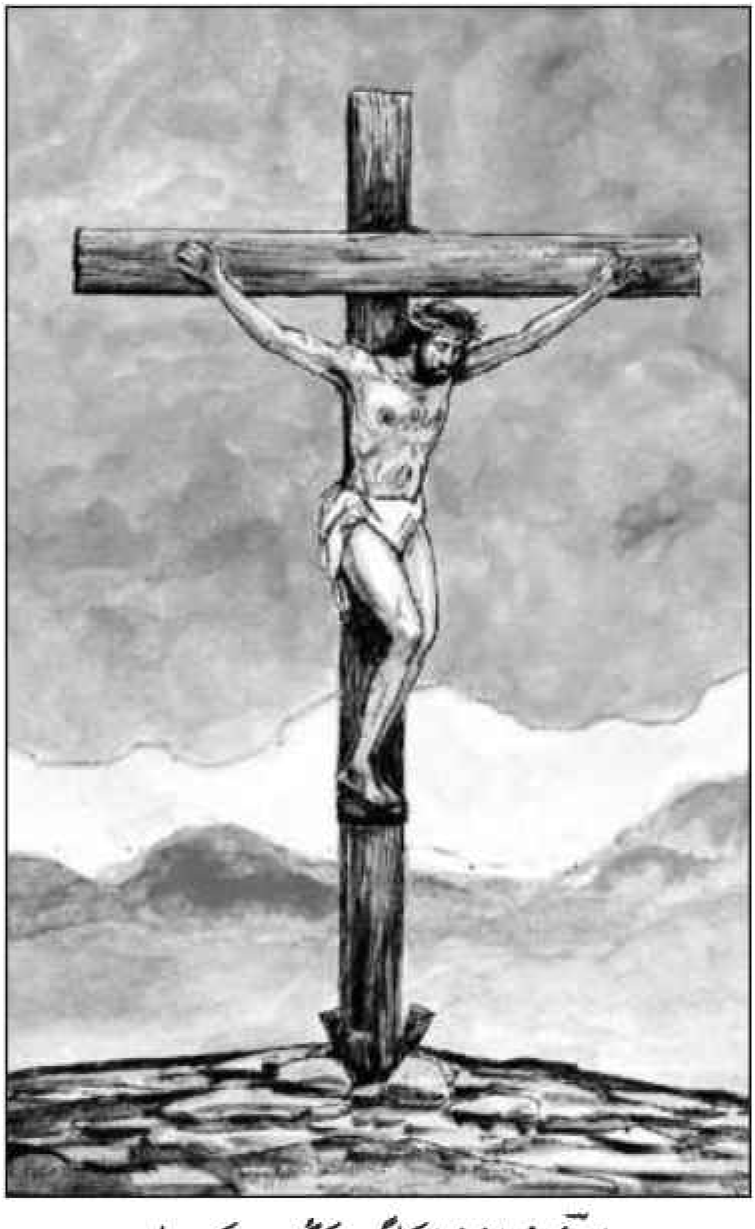

یسوؔع نے ساری دُنیا کے لوگوں کے گُناہوں کے بدلے
صلیب پر اذیت اُٹھائی اور مَر گیا

اور، ''وہاں سرکہ سے بھرا ہوا ایک برتن رکھا تھا۔ پس انہوں نے سرکہ میں بھگوئے ہوئے سپنج کو زوفے کی شاخ پر رکھ کر اُسکے منہ سے لگایا۔ پس جب یسوعؔ نے وُہ سرکہ پیا تو کہا کہ ''تمام ہوا'' اور سر جھکا کر جان دے دی'' (یوحنّا 19:28-30)۔

پھر یسوع نے بڑی آواز سے پُکار کر کہا ''اَے باپ مَیں اپنی رُوح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں'' (لُوقا 23:46)۔ یہ صلیب پر یسوع کا آخری کلمہ تھا جس کے بعد یسوع نے اپنی جان دیدی۔

اُن تین گھنٹوں کے دوران شدید بھونچال اور طوفان نے شہر کو ہلا کر رکھ دیا۔ چٹانیں تڑک گئیں، قبریں کُھل گئیں اور ہَیکل کا پردہ بیچ میں سے پھٹ کر دو حصے ہو گیا۔ اور جو صُوبہ دار یسوع کے سامنے کھڑا تھا اُس نے اُسے یوں دم دیتے ہوئے دیکھ کر کہا ''بے شک یہ آدمی خُدا کا بیٹا تھا'' (مرقس 15:39)۔

سپاہیوں میں سے ایک نے یہ یقین کرنے کے لِئے کہ یسوعؔ واقعی ہی مر چکا ہے بھالے کو یسوعؔ کی پسلیوں کے درمیان میں مارا تو فوراً اُس زخم سے خُون اور پانی بہہ نکلا۔

10۔ دوپہر کے وقت سُورج نے اپنی.............................. دینا بند کر دی۔

?	صفحہ 59 کے جوابات: 5۔ بادشاہ ؛ 6۔ مذاق ؛ 7۔ دو 8۔ فردوس ؛ 9۔ یوحنّا۔

11 ۔ دوپہر کے وقت یسوع نے چلّا کر کہا ایلی ایلی لما شبقتنی ؟ جس کا ترجمہ ہے اَے میرے خُدا اَے میرے خُدا تو نے مُجھے کیوں............................دِیا۔

12 ۔اس کے بعد یسوعؔ کو پیاس لگی اور اُس نے کہا میں.......................ہُوں۔

13 ۔یسوع نے بلند آواز سے کہا ''...''۔

14 ۔یسوع نے بڑی آواز سے پُکار کر کہا ''اَے باپ مَیں اپنی............................ تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں''۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 64 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

جب سورج غروب ہونے کو آیا تو ایک شخص یوسف جو ارتیاہ کا رہنے والا تھا۔ پیلاطُس کے پاس یسوع کی لاش مانگنے گیا اور پیلاطُس نے یسوع کی لاش لے جانے کی اُسے اجازت دیدی۔ وُہ یہودیوں کی صدرِ عدالت کا رکن ہونے کے ناطے یسوعؔ کو مروانے کے لِئے بالکل رضامند نہیں تھا۔ یوسف خفیہ طور پر یسوعؔ کا شاگرد بھی تھا۔ دوسرا شخص نیکدیمس تھا جو یسوع کی لاش کے لِئے عود اور مُر ملا ہوا لایا جو کہ تقریباً پچاس کلو تھا۔ نیکدیمس بھی رات کے وقت یسوع کے پاس آیا کرتا تھا کیونکہ یہودی راہنماء ہونے کی وجہ سے ڈرتا تھا۔ اُنہوں نے جب پیلاطُس سے یسوعؔ کی لاش دفن کرنے کی اجازت لے لی تو اُنہیں بہت جلدی یسوع کی لاش دفن کرنی تھی

کیونکہ یہودی قانون کے مطابق سبت کا آغاز ہونے میں کچھ ہی وقت باقی تھا۔

پس اُنہوں نے یسوعؔ کی لاش کو صلیب پر سے اُتارا اور خوشبودار مصالحے لگا کر کفن میں لپیٹا۔ اور گلگتا کے پاس ایک باغ میں لے گئے جہاں یوسفؔ نے ایک چٹان میں اپنے لِئے قبر کھدوائی ہُوئی تھی۔ وہاں اُنہوں نے یسوعؔ کو دفن کِیا۔

چند عورتیں جو یسوعؔ کے ساتھ رہی تھیں یہ سب کچھ دیکھتی رہیں۔ تاکہ وہ جان سکیں کہ یسوع کو کہاں رکھا گیا ہے۔ اُنہوں نے یہ فیصلہ کِیا کہ وُہ اتوار کی صبح خوشبودار چیزیں یسوع کی قبر پر لے کر آئیں گی۔

یسوعؔ کی لاش کو چٹان میں کھودی ہوئی قبر میں رکھا گیا اور اُس قبر کے منہ پر ایک بڑا پتھر لڑھکا دِیا گیا۔ یوسفؔ نیکدیمسؔ اور وُہ چند عورتیں اپنے اپنے گھر واپس تو چلے گئے مگر باقی یہودیوں کی مجلس کے لوگوں نے پیلاطُس سے کہا کہ اُس قبر پر مہر کر کے پہرہ لگا دے یہ نہ ہو کہ اُس کے شاگرد یسوع کی لاش چُرا کر لے جائیں اور کہہ دیں کہ وہ جی اُٹھا ہے۔ اس طرح یسوع کی قبر پر پہرے دار بٹھا دیئے گئے۔

15۔ ارمتیا کے رہنے والے ....اور.......................نے یسوعؔ کی لاش کو دفن کِیا۔

16۔ یوسفؔ نے ایک ....میں اپنے لِئے قبر کھدوائی ہُوئی تھی۔ اور وہاں اُنہوں نے یسوعؔ کو دفن کِیا۔

17۔ اُنہیں بہت جلدی یسوع کی لاش کو دفن کرنا تھا۔ کیونکہ یہودی قانون کے مطابق ....کا آغاز ہونے والا تھا۔

18 ۔ چند عورتوں نے یہ فیصلہ کیا کہ وُہ..............................کی صبح کچھ خوشبودار چیزیں یسوع کی قبر پر لے کر آئیں گی۔

19۔ یسوع کی قبر کے منہ پر ایک بڑا..............................لڑھکا دِیا گیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 66 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

یہاں تک ہم نے یسوع کی صلیبی موت کے تمام واقعات کو مختصر طور پر دیکھا ہے۔ خاص کر یسوع کے سات صلیبی کلمات جن کو ہم اکثر صرف مبارک جمعہ کے دِن ہی سُنتے ہیں۔ صلیبی کلمات ترتیب کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ پہلا کلمہ ''اَے باپ اِن کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہَیں''۔ دوسرا کلمہ ''میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ تو آج ہی میرے ساتھ فردوس میں ہوگا''۔ تیسرا کلمہ ''اَے عورت دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے دیکھ تیری ماں یہ ہَے''۔ چوتھا کلمہ ''ایلی ایلی لما شبقتنی! یعنی اے میرے خُدا اے میرے خُدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا''۔ پانچواں کلمہ ''میں پیاسا ہوں''۔ چھٹا کلمہ ''تمام ہوا''۔ ساتواں کلمہ ''اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں''۔ یہ کلمات یسوع کی صلیبی موت اور ہماری نجات کی حقیقت کو واضح کرتے ہیں۔

؟ صفحہ 62 کے جوابات: 10۔ روشنی؛ 11۔ چھوڑ؛ 12۔ پیاسا؛ 13۔ تمام ہُوا؛ 14۔ رُوح۔

20 ۔ سردار کاہنوں نے پیلاطس سے کہا کہ یسوع کی قبر پر.............................
مقرر کردے ایسا نہ ہو کہ اُسکے شاگرد یسوع کی لاش.............................کر لے
جائیں اور کہہ دیں کہ وہ جی اُٹھا ہے۔

21 ۔ صلیبی کلمات یسوع کی موت اور ہماری.............................کی
اصل حقیقت کو ہم پر واضح کرتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 66 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِ ثانی

چوتھا باب

رومی سپاہی یسوعؔ کو یروشلیم کی گلیوں میں سے لے کر گئے اور وُہ اپنی صلیب اُٹھائے ہُوئے تھا۔ آخر رومی سپاہیوں نے ہجوم میں سے ایک آدمی کو پکڑا کہ وہ یسوع کی صلیب اُٹھائے۔ جب وہ گلگتا نام ایک پہاڑی پر پہنچے جس کا مطلب ہَے کھوپڑی یا کلوری اور وہاں یسوعؔ کو صلیب پر کیلوں سے جڑ دِیا گیا۔ یسوعؔ نے دُعا کی ''اَے باپ اِن کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہَیں''۔ اور ایک کتبہ بھی یسوعؔ کی صلیب کے اُوپر لگایا گیا جس پر لکھا تھا، ''یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوعؔ ہَے''۔ اُس کتبہ کے سبب سردار کاہنوں اور ہجوم نے یسوعؔ کو ٹھٹھوں میں اُڑایا۔

دوڈاکوبھی یسوعؔ کے ساتھ مصلوب کیئے گئے ۔اُن میں سے ایک یسوعؔ کوٹھٹھوں میں اُڑانے لگا لیکن دُوسرے نے یسوعؔ سے کہا کہ جب تو اپنی بادشاہی میں آئے تومُجھے یاد کرنا۔ یسوعؔ نے اُسے جواب دیا کہ "مَیں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا"۔

یسوعؔ کی ماں اور اُس کا شاگرد یوحنّاؔ صلیب کے پاس کھڑے تھے۔اُس نے اپنی ماں کو اِن الفاظ کیساتھ یوحنّاؔ کے سپرد کیا، "اَے عورت دیکھ تیرا بیٹا یہ ہَے، پھر شاگرد سے کہا، دیکھ تیری ماں یہ ہَے"۔

دوپہر کے وقت سورج نے اپنی روشنی دینا بند کردی۔تیسرے پہر کے قریب یسوعؔ نے بڑی آواز سے چلا کر کہا، "اَے میرے خُدا اَے میرے خُدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دِیا"۔ پھر اُس نے کہا، "مَیں پیاسا ہوں۔" اُنہوں نے اُسے سرکہ پینے کو دِیا۔تب اُس نے بلند آواز سے پکار کر کہا، "تمام ہوا"۔ پھر اُس نے خُدا باپ سے کہا، "اَے باپ مَیں اپنی رُوح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہُوں"۔اور اِن کلمات کے ساتھ یسوع نے اپنی جان دے دی۔ اُسی دوران بڑا بھونچال آیا جس سے قبریں کُھل گئیں اور ہیکل کا پردہ پھٹ کر دو حصے ہوگیا۔رومی صوبیدار نے یہ سب کچھ دیکھ کر کہا،

؟	صفحہ 64-65 کے جوابات: 15۔یوسفؔ، نیکدیمسؔ ؛ 16۔چٹان ؛ 17۔سبت ؛ 18۔اتوار ؛ 19۔پتھر ؛ 20۔پہرہ ، پُرا ؛ 21۔نجات۔

''بے شک یہ آدمی خُدا کا بیٹا تھا''۔ سپاہیوں میں سے ایک نے اپنا بھالا اُس کی پسلی میں مارا تاکہ جان سکیں کہ وُہ واقع ہی مر چکا ہے۔

یسوعؔ کے دو خفیہ شاگردوں (یوسف اور نیکدیمس) نے پیلاطس سے یسوع کی لاش دفنانے کی اجازت حاصل کر کے سبت سے پہلے دفن کر دی۔ اُنہوں نے یسوعؔ کی لاش کو یوسف کی قبر میں رکھا جو کہ ایک چٹان میں کھودی گئی تھی۔ چند عورتیں جو یسوعؔ کی پیروکار تھیں یہ سب کچھ دیکھتی رہیں تاکہ جان سکیں کہ یسوع کو کہاں رکھا گیا ہے۔

اُدھر سردار کاہنوں نے پیلاطس کو رضامند کر لیا کہ قبر پر پہرے دار بٹھائے جائیں۔ کیونکہ اُنہیں ڈر تھا کہ یسوعؔ کے شاگرد لاش کو چُرا کر لیجائیں گے۔ اور مشہور کر دیں گے کہ یسوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اس طرح رومی سپاہیوں نے قبر پر پہرہ دینا شروع کر دیا۔ تاکہ کوئی بھی قبر کے پاس نہ جا سکے۔

یہاں تک ہم نے یسوع کی صلیبی موت کے تمام واقعات کو مختصر طور پر پڑھا ہے۔ خاص کر یسوع کے سات صلیبی کلمات جن کو ہم اکثر صرف مبارک جمعہ کے دِن ہی سُنتے اور پیش کرتے ہیں۔

صلیب پر ادا کیئے گئے یہ کلمات یسوع کی صلیبی موت اور ہماری نجات کی اصل حقیقت کو ہم پر واضح کرتے ہیں۔

امتحانی سوالنامہ

چوتھا باب

1۔..............................نام پہاڑی پر یسوعؔ کو صلیب پر دیا گیا۔

2۔ وہاں اُنہوں نے یسوع کو.............................. پر کیلوں سے جڑ دیا۔

3۔..............................ڈاکوؤں کو یسوعؔ کے ساتھ مصلوب کیا گیا۔

4۔ یسوعؔ نے دُعا کی اے باپ ان کو..............................کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔

5۔ یسوعؔ کی صلیب پر لگائے کتبہ پر لکھا تھا ''یہ..............................
کا بادشاہ یسوعؔ ہے۔''

6۔ یسوعؔ نے اپنی..............................کو اپنے شاگرد یوحنؔا کے سپرد کیا۔

7۔..............................کے وقت سُورج نے اپنی روشنی دینا بند کردی۔

8 ۔ یسوعؔ نے چلا کر کہا ''اَے میرے خُدا اَے میرے خُدا تو نے مجُھے..............................چھوڑ دیا؟''

9۔ یسوعؔ نے کہا، ''میں...ہوں''۔

10۔ اُس نے بلند آواز سے کہا، ''..''

11۔ پھر اُس نے اپنی..خدا کے سپرد کر دی اور سر جھکا کر جان دے دی۔

12۔ ایک بڑے..نے شہر کو ہلا کر رکھ دِیا۔

13۔ رُومی صوبہ دار نے جو اُس مصلوبیت کی نگرانی کر رہا تھا یہ سب کچھ دیکھ کر کہا، ''بے شک یہ..کا بیٹا تھا۔''

14۔ یسوعؔ کی لاش کو پہاڑ میں کھدی ہوئی..میں دفن کِیا گیا۔

15۔ اُس کو..کا دِن شروع ہونے سے پہلے دفن کر دیا گیا۔ کیونکہ یہودی دستور کے مطابق سبت کے دِن کوئی کام نہیں کیا جا سکتا۔

16۔ چند..نے جو یسوعؔ کی پیروکار تھیں فیصلہ کِیا کہ وُہ اتوار کی صبح قبر پر آئیں گی۔

17۔قبر کے منہ پر ایک بھاری...لڑھکا دِیا گیا۔

18۔یسوعؔ کی قبر پر مہر کر کے...مقرر کر دیئے گئے۔

19۔سردار کاہنوں کو یہ ڈر تھا کہ یسوعؔ کے...یسوعؔ کی لاش کو چُرا کر نہ لے جائیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 108-109 پر ملاحظہ کریں)

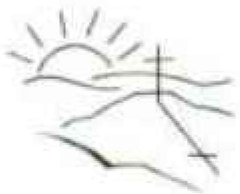

پانچواں باب

''یسوعؔ مسیح کی موت کا سبب''

''ہم اور ہمارے گناہ''

کسی شخص کو جب پھانسی یا سزائے موت دی جاتی ہے تو لوگ بہت سے سوالات پوچھتے ہیں؟۔ لیکن سب سے بڑا سوال جو ہمیشہ پوچھا جاتا ہے کہ ''اُس کا اِس طرح کی موت کا سبب کیا تھا۔ اُسے پھانسی یا سزائے موت کیوں دی گئی؟'' اِن سوالات کا جواب اُس شخص کے ماضی سے مِل سکتا ہے کہ اُس کا جرم کیا تھا اور وُہ ایسے جرائم کیوں کرتا تھا جن کی وجہ سے اُسے سزائے موت دی گئی۔ دوسرا جواب قانون کی

کتاب میں سے بھی مِل سکتا ہے کہ قانون اُن مُجرائم اوراُن کی سزا کے بارے میں کیا کہتا ہے۔

یسوعؔ کی سزائے موت کے بارے میں بات کرتے ہوئے جواب دینا اگر چہ اِتنا آسان نہیں ہوتا۔ کیونکہ بہت سے لوگ سوچتے ہَیں کہ اُس کی موت غیر منصفانہ اقدامات کے سبب ہوئی۔ اور وُہ لوگ یہودی مذہبی راہنماؤں، پیلاؔطُس یا عام لوگوں پر یسوع کی موت کا الزام لگاتے ہَیں۔ لیکن اِس باب میں ہم دیکھیں گے کہ یسوعؔ کی موت کا اصل سبب کیا تھا۔ باب کے آخر تک آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ بتا سکیں کہ یسوعؔ کی موت کا منصوبہ کِس نے بنایا؛

☆ یہ بتا سکیں کہ یسوعؔ کی موت کا ہماری زندگی پر کیا اثر ہوا ؛ اور

☆ یہ بھی بتا سکیں کہ قیامتِ مسیحؔ کیوں ضروری تھی۔

جیسا کہ پہلے بھی درج کیا گیا ہے کہ آج تک لوگ کِسی نہ کِسی کو یسوعؔ کی موت کا ملزم ضرور ٹھہراتے آئے ہیں۔ مثلاً کچھ لوگ اپنی اُنگلیاں سردار کاہنوں اور فریسیوں کی طرف اُٹھاتے ہیں۔ بعض لوگ پنطُس پیلاؔطُس پر یہ الزام عائد کرتے ہیں۔ اور اسی طرح، بعض لوگ وہاں پر موجود پوری قوم کو جنھوں نے پہلے یسوع کو بادشاہ بنانے کی کوشش کی اور بعد میں اُس کے خلاف ہو گئے اِس کا الزام دیتے

ہیں۔ایسی باتیں صدیوں سے جاری ہیں۔

وُہ تمام لوگ جو اُس سزائے موت میں کسی نہ کسی طرح شامل تھے وہ سب اس موت کے یقیناً قصور وار تو تھے ۔لیکن یسوع کی موت کے اسباب جاننے کے لِئے یہودی قوم ، کاہن یا پیلاطُس تک سوچنا کافی نہیں ہے۔ ہمیں اُس صلیبی موت کی ایک اور طرح سے بھی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اِس تحقیق سے ہمیں اس بات کا علم ہو جائے گا کہ یسوع کو صلیب تک لانے والا خود خُدا ہَے۔

1 ۔آج تک لوگ کِسی نہ کسی کو یسوؔع کی .... کا ملزم ضرور ٹھہراتے آئے ہیں۔

2 ۔ کچھ لوگ سردار کاہنوں پر، بعض لوگ پیلاؔطُس پر اور اسی طرح کچھ لوگ وہاں پر موجود پوری.......................... قوم پر یہ الزام عائد کرتے ہیں۔

3 ۔تحقیق سے ہمیں اس بات کا علم ہو جائے گا کہ یسوع کو صلیب تک لانے والا خود.. ہَے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 74 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

خُدا نے اپنے بیٹے کو اس موت میں سے کیوں گزرنے دیا؟۔خُدا نے ایسے

شخص کو جو تاریخِ انسانی میں بے گناہ انسان ہے کیوں مرنے دیا؟۔ کیا اِس کی یہ وجہ ہے کہ خُدا مُنصف ،نجات لانے والا اور محبت کرنے والا خُدا ہے؟۔

ابتداء میں خُدا نے نسل اِنسانی کو کامِل اور بے گناہ خلق کِیا۔ لیکن گُناہ میں گر جانے کے باعث انسان ابدی موت کا مستحق ٹھہرا۔ کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ اور موت کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ قبر میں ہمیشہ کے لئے پڑے رہنا۔ بلکہ اِس کا مطلب ہَے کہ آگ اور گندھک کی جھیل میں اپنے گُناہوں کی سزا میں تڑپتے رہنا۔ یہ ایک سخت ترین سزا ہوگی جس سے آپ باہر نہیں آسکیں گے۔

خُدا کیونکہ عادل اور منصف ہے اس لِئے وُہ گناہ کی مزدوری موت دینے سے باز نہیں رہ سکتا۔ اِس لِئے بائبل مُقدّس میں واضح طور پر لکھا ہے۔ کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پوری نسلِ انسانی گُناہ کے سبب سزا کی مستحق ہَے۔ اور گناہ کی سزا ابدی موت ہے۔

لیکن خُدا محبت بھی ہے۔ اس لِئے وہ چاہتا ہے کہ ہر ایک ابدی موت سے بچ جائے اور ہمیشہ اُس کے ساتھ ابدی زندگی اور کامل خوشی میں زندہ رہے۔ بائبل مُقدّس میں اس کے بارے میں واضح طور پر لکھا ہَے۔

?	صفحہ 73 کے جوابات: 1۔موت ؛ 2 ۔یہودی ؛ 3۔ خُدا۔

خُداوند تعالیٰ فرماتا ہے، ''مُجھے مرنے والے کی موت سے شادمانی نہیں''۔
(حزقی ایل 32:18)۔

کلامِ مُقدّس میں یہ بھی لکھا ہے، ''وُہ (خُدا) چاہتا ہے کہ سب آدمی نجات پائیں''
(1۔ تیمتھیس 4:2)۔

4۔ہم اپنے..کے سبب ابدی موت کے مستحق ہیں۔

5۔..کا مطلب ہے کہ آگ اور گندھک کی جھیل میں اپنے گناہوں کی سزا میں تڑپتے رہنا۔

6۔کیونکہ خُدا عادل اور..ہے اس لیئے وُہ گناہ کی مزدوری موت دینے سے باز نہ رہ سکے گا۔

7۔خُدا..................................ہے اس لیئے وُہ چاہتا ہے کہ ہم ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں۔

8۔خُدا چاہتا ہے کہ......................لوگ گناہ اور ابدی موت سے نجات پائیں۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 76 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

خُدا مُنصف اور عادل ہے۔ اور ہم سب گناہ کے باعث ابدی موت کے مستحق ،لیکن خُدا محبت اور فضل کرنے والا بھی ہے اِس لیے وُہ چاہتا تھا کہ انسان کو گناہ

سے آزاد کرے اور ابدی زندگی دے۔ انسان گُناہ اور اُس کی سزا سے خود بچ نہیں سکتا۔اس لِئے خُدا نے نجات کوانسان کے لِئے ممکن بنایا۔

انسان کے لِئے خُدا نے یہ سب کچھ کس کے وسیلے ممکن بنایا؟۔اور اِس کا ایک ہی جواب ہے کہ یسوعؔ مسیح کے وسیلہ سے۔یسوعؔ ہمارا عوضی بنا۔عوضی کا مطلب ہے،''جس نے ہماری جگہ لی''۔ یسوعؔ نے صلیب پر ہمارے گُناہوں کے بدلے سزا برداشت کی اور جس سزا کے ہم مستحق تھے وہ سزا یسوعؔ نے اُٹھائی۔صلیب پر یسوعؔ نے ہمارے بدلے ساری اذیتیں اور دُکھ برداشت کیئے۔

کوئی گُنہگار بھی سزا کے بغیر نہیں رہ سکتا۔لیکن یسوع نے ہمارے گناہوں کا فدیہ عادل و منصف خُدا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔اب جوکوئی اُس قربانی پر ایمان لاکر اپنے گناہوں کا اقرار کرتا اور یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیتا ہے۔خدا اُس کے گُناہوں کو مُعاف کرتا ہے۔

9۔انسان کے لِئے خُدا نے یہ سب کچھ کس کے وسیلے ممکن بنایا؟۔اور اِس کا ایک ہی جواب ہے کہ.............................کے وسیلہ سے۔

10۔ یسوعؔ ہمارا...بنا۔

11۔جس سزا کے ہم مستحق تھے وہ..............................یسوعؔ نے برداشت کی۔

?	صفحہ 75 کے جوابات: 4۔گُناہوں؛ 5۔ابدی موت؛ 6۔مُنصف ؛ 7۔محبت ؛ 8۔سب۔

12۔کوئی گنہگار بھی.......................................نہیں رہ سکتا۔

13۔جو یسوع کو اپنا نجات دہندہ مانتا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے خدا اُس کے گناہوں کو.............................کرتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 78 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نجات کا منصوبہ یسوعؔ کی موت اور قبر تک آ کر ختم نہیں ہو جاتا۔ کیونکہ اگر قیامتِ مسیح نا ہوتی یعنی یسوعؔ جی نہ اُٹھتا تو یہ ثابت نہ ہوتا کہ وُہ خُدا کا بیٹا ہے۔

کلامِ مقدس میں یوں لکھا ہے، ''پس جب مسیح کی یہ منادی کی جاتی ہے کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا تو تم میں سے بعض کس طرح کہتے ہیں کہ مردوں کی قیامت ہے ہی نہیں؟۔ اگر مردوں کی قیامت نہیں تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی بھی بیفائِدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بیفائِدہ۔ بلکہ ہم خُدا کے جھوٹے گواہ ٹھہرے کیونکہ ہم نے خدا کی بابت یہ گواہی دی کہ اُس نے مسیح کو جلا دیا حالانکہ نہیں جلایا اگر بالفرض مُردے نہیں جی اُٹھتے۔ اور اگر مردے نہیں جی اُٹھتے تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو تمہارا ایمان بیفائِدہ ہے تم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو۔ بلکہ جو مسیح میں سو گئے ہیں وہ بھی ہلاک ہوئے۔ اگر ہم صرف اِسی زندگی میں مسیح میں اُمید رکھتے ہیں تو سب آدمیوں سے زیادہ بدنصیب ہیں''۔ (1۔کرنتھیوں 19.12:15)

جب کسی کی سزا ختم ہو جائے یا معاف ہو جائے اور یا پھر اگر کوئی اُس سزا کا فدیہ ادا کر دے تو وہ شخص جیل سے باہر آ جانے کے اہل ہو جاتا ہے۔ ہمارے گناہوں کی معافی ایسے ہی نہیں ہو گئی۔ بلکہ یسوع مسیح نے ہمارے بدلے دُکھ برداشت کیا صلیبی موت برداشت کی اور قبر میں رکھا جانا برداشت کیا۔ قادرِ مطلق ہونے کے باوجود اُس نے ہماری نجات اور خُدا کے عدل و انصاف کے کام کو پورا کیا۔

اگر وُہ زندہ نہ ہوتا تو اِس کا یہ مطلب تھا کہ انسان کے گُناہوں کی سزا ابھی ختم نہیں ہوئی۔ اور ہر انسان کو اپنے گُناہوں کی سزا خود اُٹھانا پڑے گی۔ مگر یسوعؔ نے اپنی جان کی قربانی دے کر خُدا باپ کی عدالت میں اُس قربانی کو پیش کیا اور زندہ ہو کر اُس قربانی کی قبولیت اور ہمارے گناہوں کی معافی کا ثبوت دیا۔

حکومت والوں اور اختیار والوں نے یسوع کی قبر پر سپاہیوں کا پہرہ اس لِئے لگایا تھا کہ کہیں یسوع کے شاگرد اُس کی لاش چُرا کر نہ لے جائیں۔ لیکن ایک بات وہ بھول گئے تھے کہ یسوع قبر کے اندر سے بھی زندہ ہو کر باہر آ سکتا ہے۔ یسوع کو زندہ ہونے سے دُنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی تھی۔ کیونکہ وہی تو زندگی ہے۔ اور اُسکے زندہ ہونے سے ہماری نجات جُڑی ہوئی تھی۔

?	صفحہ 76-77 کے جوابات: 9۔ یسوعؔ مسیح ؛ 10۔ عوضی ؛ 11۔ سزا ؛ 12۔ بے سزا ؛ 13۔ مُعاف۔

14۔اگر وُہ زندہ نہ ہوتا تواِس کا یہ مطلب تھا کہ انسان کے گُناہوں کی ....ابھی ختم نہیں ہوئی۔

15۔اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی بھی بیفائِدہ ہے اور تمہارا ....بھی بیفائِدہ۔

16۔اگر مسیح نہیں....................................تو تمہارا ایمان بیفائِدہ ہے تم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو۔

17۔یسوع نے....................................ہوکر اُس قربانی کی قبولیت اور ہمارے گناہوں کی معافی کا ثبوت دیا۔

18۔ایک بات وہ بھول گئے تھے کہ یسوع....................................کے اندر سے بھی زندہ ہوکر باہر آسکتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 80 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِ ثانی

پانچواں باب

آج تک لوگ کِسی نہ کِسی کو یسوعؔ کی موت کا ملزم ضرور ٹھہراتے آئے ہیں۔بعض نے سردار کاہنوں اور فریسیوں کوملزم ٹھہرایا۔بعض نے پنطُس پیلاطُس کو ملزم ٹھہرایا۔اور بعض نے غلطی سے پوری یہودی قوم کوملزم ٹھہرایا۔لیکن ہمیں اس صلیبی

موت کی ایک اور طرح سے بھی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اُس تحقیق سے ہمیں اس بات کا علم ہو جائے گا کہ یسوع کو صلیب تک لانے والا خود خُدا ہے۔

اُس نے یسوعؔ کو مرنے دیا تا کہ وہ ہمیں گناہ اور ابدی موت سے بچا سکے۔ کیونکہ خُدا مُنصف اور عادل ہے۔ اِس لئے ہم سب گناہ کے باعث ابدی موت کے مستحق تھے۔ لیکن خُدا محبت اور فضل کرنے والا بھی ہے۔ اور وُہ چاہتا ہے کہ انسان کو گناہ سے آزاد کرے اور ابدی زندگی دے۔ انسان گُناہ اور اُس کی سزا سے خود بچ نہیں سکتا۔ اس لِئے خُدا نے خود نجات کو انسان کے لِئے ممکن بنایا۔ تا کہ ہم اُس کے ساتھ ہمیشہ رہ سکیں۔

خُدا نے یسوعؔ کی صلیبی موت کے وسیلہ عدل وانصاف کو بھی پورا کیا اور اپنی محبت اور فضل کو بھی۔ ہمارے گناہوں کی معافی ایسے ہی نہیں ہو گئی۔ بلکہ یسوع مسیح نے ہمارے واسطے دُکھ، صلیبی موت اور قبر میں رکھا جانا برداشت کیا۔ قادرِ مطلق ہونے کے باوجود اُس نے ہماری نجات اور خُدا کے عدل وانصاف کے کام کو پورا کیا۔

اگر وُہ زندہ نہ ہوتا تو اِس کا یہ مطلب تھا کہ انسان کے گُناہوں کی سزا ابھی ختم نہیں ہوئی۔ اور ہر انسان کو اپنے گُناہوں کی سزا خود اُٹھانا پڑتی۔ مگر یسوعؔ نے اپنی جان کی قربانی دے کر خُدا باپ کی عدالت میں اُس قربانی کو پیش کیا اور زندہ ہو کر

؟ صفحہ 79 کے جوابات: 14۔ سزا؛ 15۔ ایمان؛ 16۔ جی اُٹھا؛ 17۔ زندہ؛ 18۔ قبر۔

اُس قربانی کی قبولیت اور ہمارے گناہوں کی معافی کا ثبوت دیا۔

حکومت والوں اور اختیار والوں نے یسوع کی قبر پر سپاہیوں کا پہرہ اس لئے لگایا تھا کہ کہیں یسوع کے شاگرد اُس کی لاش چُرا کر نہ لے جائیں۔ لیکن ایک بات وہ بھول گئے تھے کہ یسوع قبر کے اندر سے بھی زندہ ہو کر باہر آ سکتا ہے۔ کیونکہ وہی تو زندگی ہے۔ اور اُسکے زندہ ہونے سے ہماری نجات جُڑی ہوئی تھی۔ ہم سب یہ یاد رکھیں کہ ہم اور ہمارے گناہ یسوع کی صلیبی موت کے ذمہ دار ہیں۔

امتحانی سوالنامہ

پانچواں باب

1۔ بعض لوگ غلطی سے پوری.................................نسل پر ہی یسوع کی موت کا الزام لگاتے ہیں۔

2۔ یسوع کو صلیب تک لانے والا خود...ہے۔

3 ۔ خُدا عادل اور........................ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وُہ انصاف کرتا ہے۔

4۔ انسان اپنے گناہوں کے سبب ابدی موت کا..................................ہے۔

5۔خُدا.............................کرنے والا خُدا ہے اس لِئے وہ چاہتا ہے کہ انسان ہمیشہ اُس کے ساتھ رہے۔

6۔یسوعؔ نے ہمارا..بن کر ہماری سزا برداشت کی۔

7۔خُدا نے انسان کی نجات کس کے وسیلہ ممکن بنائی ؟۔اور اِس کا ایک ہی جواب ہے کہ..کے وسیلہ سے۔

8۔خُدا چاہتا ہے کہ......................لوگ گناہ اور ابدی موت سے نجات پائیں۔

9۔اگر یسوعؔ زندہ نہ ہوتا تو اِس کا یہ مطلب تھا کہ انسان کے گُناہوں کی..ابھی ختم نہیں ہوئی۔

10۔اگر مسیح نہیں..تو ہمارا ایمان بیفایدہ ہے اور ہم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہیں۔

11۔یاد رکھیں کہ ہم اور ہمارے گناہ..کی صلیبی موت کے ذمہ دار ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 109 پر ملاحظہ کریں)

نیچے دی گئی جگہ میں یہ واضح کریں کہ یسوعؔ مسیح کی موت اور قیامت کس طرح ہماری نجات کو مکمل کرتی ہے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

ایک فرشتے نے عورتوں کو بتایا کہ یسوعؔ زندہ ہے اور
اُس کی قبر خالی ہے

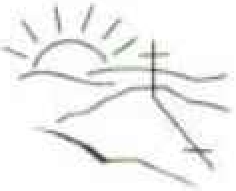

چھٹا باب

قیامتِ مسیح

اگر یہ کتاب کسی دوسرے شخص کے بارے میں ہوتی تو یہ پچھلے باب پر ہی ختم ہو جاتی۔ کیونکہ تاریخ انسانی میں ہر شخص کے لئے موت ہی اُس کا اختتام رہی ہے۔ ممکن ہے کہ چند لوگوں کے اصول یا شاید اُن کے کام زندہ رہیں۔ لیکن جب وہ مر جاتے ہیں تو اُن کی داستانِ حیات ختم ہو جاتی ہے۔

یہ کتاب یسوعؔ مسیح کے متعلق ہے جس کا اختتام موت نہ کر سکی۔ اور ہر سال ہم عیدِ قیامت المسیح پر یاد کرتے ہیں کہ کس طرح وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ لفظ قیامت کا مطلب ہے مردوں میں سے جی اُٹھنا۔ اس باب میں ہم دیکھیں گے کہ عیدِ

قیامت المسیح والے دِن کون سے واقعات رُونما ہُوئے اور اُن واقعات کا کیا مطلب ہے۔اِس باب کے آخر تک آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ مختصر طور پر یہ بیان کرسکیں کہ عیدِ قیامت المسیح والے دِن کون سے واقعات رُونما ہوئے ؛ اور

☆ اُن تین باتوں کے متعلق بتا سکیں جو قیامتِ مسیح کا ثبوت ہیں۔

جمعہ کے دِن جب یسوع کو صلیب دیا گیا تو ایک بھونچال آیا اور دوسرا بھونچال اتوار والے دِن آیا۔اور جو سپاہی یسوع کی قبر پر پہرہ دے رہے تھے انہوں نے اُس کو محسوس کیا۔اُن کے قدموں کے نیچے کی زمین ہل گئی۔وہ بہت خوفزدہ ہو کر بے ہوش ہوگئے۔کیونکہ جو کچھ انہوں نے وہاں دیکھا تھا وہ سب کچھ اُن کی برداشت سے باہر تھا۔

اُسی دِن (اتوار کو) جب صبح سویرے ایک فرشتہ جو سُورج کی طرح چمک رہا تھا آسمان سے یسوع کی قبر پر اُترا۔اُس نے قبر کے منہ پر پڑے ہوئے بھاری پتھر کو ہٹایا اور اُس پر بیٹھ گیا۔یہ ایک ایسا واقعہ وہ دیکھ رہے تھے جس کو کوئی شخص بھی برداشت نہیں کرسکتا۔اس لِئے یہ سب دیکھ کر سپاہی بے ہوش ہو کر مُردہ سے ہو گئے اور جب اُنہیں ہوش آیا تو وُہ شہر کی طرف بھاگے۔

وُہ عورتیں جنہوں نے یسوؔع کی لاش کو دفن کرتے ہوئے دیکھا تھا۔وہ بھی اتوار کی صبح سویرے خوشبودار چیزیں لے کر قبر کی طرف روانہ ہوئیں۔لیکن اُنہیں قبر پر پڑا ہوا بھاری پتھر یاد آیا۔اور وہ آپس میں کہنے لگیں کہ پتھر کو قبر پر سے ہمارے لِئے کون ہٹائے گا۔اور یا پھر کیسے وہ اُس پتھر کو یسوع کی قبر سے ہلا سکیں گی۔

لیکن جیسے ہی وُہ قبر کے نزدیک آئیں تو اُنہوں نے دیکھا کہ قبر پر سے پتھر پہلے سے ہی ہٹا ہُوا ہے۔یہ دیکھ کر مریؔم مگدلینی واپس شہر کی طرف بھاگ گئی۔کیونکہ وُہ یسوؔع کے شاگردوں کو بتانا چاہتی تھی کہ یسوع کی لاش کو کوئی چرا کر لے گیا ہے۔لیکن دوسری عورتیں قبر کے اندر تک دیکھنے آئیں۔اُنہوں نے دیکھا کہ لاش یہاں نہیں ہے اور قبر خالی ہے۔تو ایک فرشتہ اُن پر ظاہر ہوا اور اُس نے اُنہیں بتایا کہ یسوؔع زِندہ ہوگیا ہے۔اُس نے اُنہیں کہا کہ جا کر اس کے شاگردوں کو بھی بتاؤ کہ وہ جی اُٹھا ہے۔

1۔لفظ قیامت کا مطلب ہے"..............................میں سے جی اُٹھنا"۔

2۔ایک..............................آسمان سے یسوع کی قبر پر اُترا۔

3۔فرشتہ..............................کو قبر کے منہ سے ہٹا کر اُس پر بیٹھ گیا۔

4۔..............................ڈر کر بے ہوش ہوگئے اور جب ہوش آیا تو شہر کو بھاگ گئے۔

5۔صبح سویرے چند.................................بھی یسوع کی قبر پر خوشبودار چیزیں لے کر آئیں۔

6۔ایک فرشتہ اُن پر ظاہر ہوا اور اُس نے اُنہیں بتایا کہ......................زِندہ ہو گیا ہَے۔

7۔فرشتہ نے کہا یسوع کے شاگردوں کو بتاؤ کہ وہ.................................ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 90 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

جیسے ہی وُہ عورتیں شہر کو واپس گئیں یسوعؔ کے شاگردوں میں سے پطرسؔ اور یوحناؔ قبر پر آئے۔انہوں نے دیکھا کہ کفن کی چادر اور رُومال جس میں یسوعؔ کی لاش کو لپیٹ کر دفن کیا گیا تھا وہیں پڑے ہیں۔یہ سب دیکھ کر پطرس اور یوحنا واپس شہر کو لوٹ گئے۔

لیکن مریمؔ مگدلینی قبر پر آئی۔اور یہ سوچ کر بہت روئی کہ یسوعؔ کی لاش چرالی گئی ہَے۔کیونکہ وُہ یسوعؔ سے بے حد محبت رکھتی تھی۔جب وہ رو رہی تھی تو اُس نے کِسی کو اُس سے یہ پوچھتے سُنا کہ وُہ کیوں روتی ہے؟۔مریم مگدلینی نے سوچا کہ شائد اِس جگہ کا باغبان یہ بات پوچھ رہا ہے۔لیکن جب اُس شخص نے نام لے کر مریم مگدلینی کو پکارا تو اُس نے اُسے پہچان لیا کہ وہ یسوع ہے۔

عورتوں نے فرشتہ کے بارے میں بتایا جسے اُنہوں نے دیکھا تھا۔ اور مریم مگدلینی نے شاگردوں کو بتایا کہ اُس نے یسوعؔ کو زندہ دیکھا ہے۔ مگر شاگردوں نے اُن عورتوں کا یقین نہ کیا۔

8۔ یسوعؔ کے شاگردوں میں سے .... اور .... قبر کو دیکھنے آئے۔

9۔ انہوں نے دیکھا کہ .... کی چادر اور رُومال جس میں یسوعؔ کی لاش کو لپیٹ کر دفن کیا گیا تھا وہیں پڑے ہیں۔

10۔ .... قبر پر روتی رہی۔

11۔ مریم مگدلینی نے سوچا کہ کسی نے یسوعؔ کی لاش کو .... لیا ہے۔

12۔ جب .... نے اُس کا نام لے کر پکارا تو مریم مگدلینی نے یسوع کو پہچان لیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 91 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اُسی دن یسوعؔ کے شاگردوں میں سے دو شخص یروشلیم سے سات میل کے فاصلے پر ایک اِماؤس نامی گاؤں کی طرف جا رہے تھے۔ اچانک ایک اجنبی شخص نے

اُن کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کردیا۔

یہ دونوں شاگرد اُن واقعات کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے جو یسوعؔ کے ساتھ ہوئے۔ وُہ یسوعؔ کی موت پر بہت غمگین اور پریشان تھے۔ لیکن اُس اجنبی شخص نے کہا کہ تم ابھی تک کلامِ مُقدّس کو سمجھ نہیں سکے۔ اُس نے اُن سے کہا، "کیا مسیح کو یہ دُکھ اُٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرور نہ تھا؟"۔

جب وُہ اماوس پہنچ گئے تو اُن آدمیوں نے اُس اجنبی کو رات اپنے گھر ٹھہرنے کے لِئے کہا۔ جب وُہ راضی ہوگیا تو وُہ گھر کے اندر گئے اور کھانا تیار کیا۔ اجنبی نے روٹی لے کر برکت دی اور توڑ کر اُن کو دینے لگا۔ اور جب اُس نے اُن کو روٹی توڑ کر دی تو اُن آدمیوں نے اُسے پہچان لیا کہ یہ یسوعؔ ہے! اور وہ اُن کی نظروں سے غائب ہوگیا۔

13۔ اُسی دن یسوعؔ کے شاگردوں میں سے دو شخص یروشلیم سے سات میل کے فاصلے پر ایک..........................نامی گاؤں کی طرف جا رہے تھے۔

14۔ اچانک ایک..........................شخص نے اُن کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کردیا۔

؟	صفحہ 87-88 کے جوابات: 1۔ مُردوں ؛ 2۔ فرشتہ ؛ 3۔ پتھر ؛ 4۔ سپاہی ؛ 5۔ عورتیں ؛ 6۔ یسوعؔ ؛ 7۔ زندہ۔

15۔ اجنبی شخص نے .... کے مطابق اُنہیں بتایا کہ یسوعؔ کی موت کیوں ضروری تھی۔

16 ۔ جب اُس نے روٹی توڑ کر اُن کو دی تو اُنہوں نے اُسے پہچان لیا کہ یہ .... ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 92 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اِماؔؤس سے یہ دونوں شاگرد یرؔوشلیم کو واپس گئے تا کہ یسوعؔ کے باقی شاگردوں کو بھی بتاسکیں کہ اُن کے ساتھ کیا واقعہ ہوا ہے۔ وہاں پہنچ کر اُنہیں معلوم ہوا کہ پطرس نے بھی یسوعؔ کو زندہ دیکھا ہے۔ اُسی وقت اگرچہ اُس کمرے کے دروازے بند تھے لیکن یسوعؔ اُن کے پاس کمرے میں آ کھڑا ہُوا اور اُس نے اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو۔

مگر اُنہوں نے گھبرا کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا کہ کسی رُوح کو دیکھتے ہیں۔ اُس نے اُن سے کہا تم کیوں گھبراتے ہو؟ اور کِس واسطے تمہارے دِل میں شک پیدا ہوتے ہیں؟۔

یہ سب جو کچھ ہُوا تھا یسوع نے اُنہیں پہلے سے بتایا ہوا تھا کہ ایسا ہوگا۔ تب اُنہیں وہ تمام باتیں یاد آئیں اور وُہ یسوع پر ایمان لائے اور خوش ہُوئے۔

? صفحہ 89 کے جوابات: 8۔ پطرسؔ، یوحناؔ؛ 9۔ کفن؛ 10۔ مریمؔ مگدلینی؛ 11۔ پُرا؛ 12۔ یسوعؔ۔

اُن شاگردوں میں سے ایک جس کا نام توما تھا اُن میں اُس وقت موجود نہ تھا ۔اور جب شاگردوں نے اُسے بتایا کہ اُنہوں نے یسوعؔ کو دیکھا ہے تو اُس نے اُن کی بات کا یقین نہ کیا۔ توما نے کہا،''جب تک مَیں اُس کے ہاتھوں میں میخوں کے سوراخ نہ دیکھ لُوں اور میخوں کے سوراخوں میں اپنی اُنگلی نہ ڈال لُوں اور اپنا ہاتھ اُسکی پسلی میں نہ ڈال لُوں ہرگز یقین نہ کرونگا''(یوحنا 25:20)۔

آٹھ روز کے بعد جب اُسکے شاگرد اُسی کمرے میں پھر جمع تھے اور اِس مرتبہ توما بھی اُن کے ساتھ موجود تھا۔ یسوعؔ ایک بار پھر اُن کے درمیان آ کھڑا ہُوا اور کہا تمہاری سلامتی ہو۔ پھر اُس نے توما سے کہا،''اپنی اُنگلی پاس لاکر میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ'' (یوحنا 27:20)۔

توما نے جواب میں اُس سے کہا اے میرے خداوند! اے میرے خُدا!۔ یسوعؔ نے اُس سے کہا،''تُو تو مجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے۔مبارک وہ ہیں جو بغیر دیکھے ایمان لائے''(یوحنا 29:20)۔

?	صفحہ 90،91 کے جوابات: 13۔اِماؤس ؛ 14۔اجنبی ؛ 15۔کلامِ مُقدّس ؛ 16۔یسوعؔ۔

یہ الفاظ یعنی ''مبارک وہ ہیں جو بن دیکھے ایمان لائے'' یسوعؔ ہمارے لِئے بھی کہہ رہا تھا۔ کیونکہ ہم نے بھی اُسے زِندہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن ہمیں اُسے دیکھے بغیر یہ ایمان رکھنا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے کہ وُہ زِندہ ہے اور اِس لِئے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یہ سچ ہے۔

17۔ یسوعؔ... پر بھی ظاہر ہُوا۔

18۔ اچانک جب یسوعؔ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہُوا تو وُہ................................ نہ کر سکے کہ یہ یسوعؔ ہے۔

19۔ .... اُس وقت وہاں موجود نہ تھا جب یسوع شاگردوں پر ظاہر ہوا۔

20۔ توما نے یہ یقین کرنے سے انکار کر دِیا اور کہا کہ جب تک وُہ یسوعؔ کے ہاتھوں اور پسلی کے.................................. چھو کر نہ دیکھ لے یقین نہ کرے گا۔

21۔ یسوعؔ نے توما سے کہا، ''مبارک وُہ ہیں جو بغیر................................ ایمان لائے''۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 94 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

قیامتِ مسیح کے سبب ہم جانتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کا فدیہ ممکن ہوا اور زِندہ مسیح نے ہمیں ابدی موت اور گناہ سے آزاد کیا ہے۔ہم نے اُس کا ذکر پچھلے باب میں بھی پڑھا ہَے ۔اگر یسوعؔ زِندہ نہ ہوتا تو اِس کا مطلب تھا کہ ہمارے گناہوں کا فدیہ قبول نہیں ہوا۔قیامتِ مسیح ہی موت اور گناہ پر فتح کا ثبوت ہے۔

قیامتِ مسیح ایک اور بات کا ثبوت بھی پیش کرتی ہے کہ درحقیقت وُہ خُدا کا بیٹا ہَے ۔کیا آپ کو یہودی صدرِ عدالت کے سامنے یسوعؔ کی پیشی یاد ہَے ؟۔اُس میں یسوع نے اقرار کِیا تھا کہ وُہ خُدا کا بیٹا ہَے ۔اور اگر یہ جھوٹ ہوتا تو خُدا اُسے موت پر فتح پانے کی اجازت کبھی نہ دیتا۔اِس لِئے جب یسوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس نے یہ ثابت کیا کہ جو کچھ اُس نے کہا تھا وہ سچ ہے۔

یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا یہ بھی ثابت کرتا ہَے کے ہم بھی مردوں میں سے زِندہ کیئے جائیں گے۔کیونکہ کلامِ مقدس کے مطابق جو یسوع پر ایمان رکھتے ہیں وہ ہوا میں اُڑ کر اُس کا استقبال کریں گے۔اور یہ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع زندہ ہے اور وہ ہمیں بھی زندہ کرے گا۔یسوع زمین پر عدالت کرنے کو آئے گا۔لیکن تمام ایمان دار اُس کے ساتھ ہمیشہ زِندہ رہیں گے۔یہ سب قیامتِ مسیح سے ہی ممکن ہوا ہے۔اگر وہ زندہ نہ ہوا ہوتا تو ہمیں بھی زندگی نہ دے سکتا۔

صفحہ 93 کے جوابات: 17۔پطرسؔ ؛ 18۔یقین ؛ 19۔توماؔ ؛ 20۔زخم ؛ 21۔دیکھے۔

22۔ یسوؔع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ ہمارے گناہوں کا فدیہ .... نے قبول کرلیا ہے۔

23۔ اگر وُہ زِندہ نہ ہوتا تو ہم اپنے گُناہوں کے سبب .... کی سزا پاتے۔

24۔ یہودی صدرِعدالت کے سامنے پیشی کے وقت یسوؔع نے .... کِیا کہ وُہ خُدا کا بیٹا ہے۔

25۔ وُہ خُدا کا بیٹا ہے۔ اگر یہ .... ہوتا تو خُدا اسے موت پر فتح پانے کی اجازت کبھی نہ دیتا۔

26۔ کلامِ مقدس کے مطابق جو یسوع پر ایمان رکھتے ہیں وہ ہوا میں اُڑ کر اُس کا .... کریں گے۔

27۔ یہ سب قیامتِ مسیح سے ہی .... ہوا ہے نکہ اگر وہ زندہ نہ ہوا ہوتا تو ہمیں بھی زندگی نہ دے سکتا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 98 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد چالیس دِن تک یسوؔع اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا رہا اور وُہ مختلف جگہوں پر اُن کے پاس آیا۔ ایک دفعہ وُہ پانچ سو لوگوں کے

قیامتِ مسیح کے بعد وہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا

ایک گروہ پر بھی ظاہر ہوا جو اُس کی زمینی خدمت کے وقت اُسکے پیچھے پیچھے چلتا تھا۔

جب چالیس دِن مکمل ہوگئے تو یسوؔع اپنے شاگردوں کو یرؔوشلیم سے باہر ایک پہاڑ پر لے کر گیا اور وُہاں سے وہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور ایک بادل نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لیا۔ شاگرد وہاں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے رہے۔ تب دو فرشتے اُن کے پاس آ کھڑے ہُوئے اور اُن سے پوچھنے لگے، ''اَے گلیلی مُردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟۔ یہی یسوؔع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہَے اِسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہَے'' (اعمال 11:1)۔

یسوؔع پہلی دفعہ ہمارے گناہوں کا فدیہ دینے آیا۔ اور دوسری دفعہ وُہ ہمیں لینے کے لِئے پھر آئے گا تا کہ ہم ہمیشہ اُس کے ساتھ زندہ رہیں۔ یسوؔع مسیح کی موت اور قیامت بتاتی ہے کہ وُہ ہم سے کتنی زیادہ محبت رکھتا ہَے۔ اُس نے اپنی زِندگی ہماری خاطر دے دی اور ہمیں ابدی زندگی عطاء کر دی۔

یسوؔع دوبارہ آئے گا تا کہ ہمیں اُس مقام تک لے جائے جس تک ہم اپنی کوشش اور محنت سے نہیں پہنچ سکتے۔ اور وہ مقام ابدی زندگی ہے۔

28۔یسوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد..
دِن تک شاگردوں پر ظاہر ہوتا رہا۔

29۔ایک دفعہ یسوع.....................................لوگوں کے ایک گروہ پر بھی ظاہر
ہوا جو اُس کی زمینی خدمت کے وقت اُسکے پیچھے پیچھے چلتا تھا۔

30۔جب چالیس دِن مکمل ہو گئے تو یسوعؔ اپنے شاگردوں کو..........................
سے باہر ایک پہاڑ پر لے کر گیا۔

31۔اور وہاں سے وہ آسمان پر اُٹھالیا گیا اور ایک...................................نے
اُسے اُن کی نظروں سے چُھپالیا۔

32۔دو.......................................اُن کے پاس آ کھڑے ہُوئے اور اُن سے
پوچھنے لگے، ''اَے گلیلی مُردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟۔یہی
...................................جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اِسی
طرح پھر آئے گا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 100 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

? صفحہ 95 کے جوابات: 22۔ خداباپ ؛ 23۔ابدی موت؛ 24۔اقرار ؛
25۔جھوٹ ؛ 26۔استقبال ؛ 27۔ممکن۔

نظرِ ثانی

چھٹا باب

اتوار کی صبح ایک فرشتہ آسمان سے نیچے اُترا اور پتھر کو قبر سے ہٹا دِیا۔ نگہبان ڈر کے مارے بے ہوش ہو گئے۔ اور جب اُنہیں ہوش آیا تو وُہ شہر کو بھاگ گئے۔

اُسی وقت کچھ عورتیں یسوؔع کی قبر پر آئیں اور جب اُنہوں نے اُس پتھر کو قبر کے منہ سے ہٹا ہُوا دیکھا تو اُن میں سے دُو عورتیں قبر کے اندر تک آئیں اور فرشتہ نے اُنہیں بتایا کہ یسوؔع جی اُٹھا ہے اور وُہ زِندہ ہے۔

یسوؔع کے شاگردوں میں سے پطرؔس، یوحنّاؔ اور مریم مگدلینی خالی قبر دیکھنے کے لیے آئے۔ شاگردوں نے وہاں خالی قبر دیکھی اور واپس لوٹ گئے۔ مگر مریم وہاں روتی رہی۔ کسی نے اُس کو آواز دی اور وُہ پہلی شخصیت تھی جس نے یسوؔع کو زِندہ دیکھا تھا لیکن شاگردوں نے اُس کا یقین نہ کیا۔

اُس کے بعد دو شخص یرؔوشلیم سے ایک گاؤں اماؤس کی طرف جا رہے تھے۔ ایک اجنبی اُن کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ اُس نے اُنہیں کلامِ مقدّس میں سے سمجھایا کہ یسوؔع نے یہ اذیت کیوں برداشت کی۔ جب وُہ اماؤس میں اپنے گھر پہنچ گئے اور کھانا کھاتے ہوئے اُنہوں نے یسوؔع کو پہچان لیا اور وُہ اُنکی نظروں سے غائب ہو گیا۔ وُہ یرؔوشلیم واپس آئے تا کہ تمام شاگردوں کو بھی اِس واقع کے بارے میں بتائیں۔ اور

جب تمام شاگرد جمع تھے تو یسوع اُن کے پاس آ کھڑا ہوا۔

توما اُس وقت موجود نہ تھا اور جب بھائیوں نے اُسے بتایا کہ یسوع زندہ ہے تو اُس نے یقین نہ کیا۔ اُس نے کہا کہ وہ پہلے یسوع کے زخموں کو چھو کر دیکھے گا۔ اور اچانک یسوع وہاں ظاہر ہوا اور اُس نے توما سے کہا۔ آؤ میرے زخموں کو دیکھو۔ مبارک وہ ہیں جو بن دیکھے ایمان لائے۔

جب چالیس دن مکمل ہوگئے تو یسوؔع اپنے شاگردوں کو یرؔوشلیم سے باہر ایک پہاڑ پر لے کر گیا۔ اور وہاں سے وہ آسمان پر اُٹھالیا گیا اور ایک بادل نے اُسے اُن کی نظروں سے چُھپالیا۔ شاگرد وہاں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے رہے۔ تب دو فرشتے اُن کے پاس آ کھڑے ہُوئے اور اُن سے پوچھنے لگے، "اَے گلیلی مُردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ ۔ یہی یسوؔع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے" (اعمال 11:1)۔

?	صفحہ 98 کے جوابات: 28۔ چالیس ؛ 29۔ پانچ سو ؛ 30۔ یرؔوشلیم ؛ 31۔ بادل ؛ 32۔ فرشتے، یسوع۔

امتحانی سوالنامہ

چھٹا باب

1۔ .... کی صبح ایک اور بھونچال آیا۔

2۔ .... ڈر کے مارے بے ہوش ہو گئے۔ اور جب اُنہیں ہوش آیا تو وہ شہر کو بھاگ گئے۔

3۔ ایک فرشتہ آسمان سے نیچے اُترا اور .... کو قبر سے ہٹا کر اُس پر بیٹھ گیا۔

4۔ عورتیں صبح سویرے یسوعؔ کی قبر پر .... چیزیں لے کر آئیں۔

5۔ فرشتہ نے اُنہیں بتایا کہ یسوع .... ہے۔

6۔ دو شاگرد .... اور .... قبر کو دیکھنے آئے۔

7۔ پہلی شخصیت جس نے یسوعؔ کو زندہ دیکھا .... تھی۔

8۔ دو اشخاص جب .... نامی ایک گاؤں کی راہ پر جا رہے تھے تو یسوعؔ نے اُن کے ساتھ گفتگو کی۔

9۔..نے یسوع کے جی اُٹھنے پر شک کیا۔

10 ۔ یسوعؔ کا جی اُٹھنا اِس بات کا ثبوت ہے کہ اُس نے ہمارے گناہوں کا

....دے دیا ہے۔

11۔قیامتِ مسیح اُس بات کا ثبوت ہے کہ وُہ درحقیقت..................................

کا...................................ہے۔

12 ۔قیامتِ مسیح اُس بات کا بھی ثبوت ہے کہ وُہ دوبارہ آئے گا اور ہمیں اپنے

....لے کر جائے گا۔

13۔یسوع..........................کے باہر ایک پہاڑ پر سے آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔

14۔تب دو.................................اُن کے پاس آ کھڑے ہُوئے اور اُن سے

پوچھنے لگے،"اَے گلیلی مُردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟۔

15 ۔یہی یسوعؔ جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اِسی طرح پھر آئے گا

جِس طرح تم نے اُسے...پر جاتے دیکھا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 109 پر ملاحظہ کریں)

تشریحات

(مشکل الفاظ کے معنی

تصور	سوچ،خیال
گورنر	کسی صوبے یا ریاست کا سربراہ
عیدِ فسح	یہودیوں کی ایک عید
نجات	رہائی
نجات دہندہ	نجات دینے والا؛ رہائی دینے والا
فریسی	قدیم یہودیوں میں سے ایک گروہ جو خود کو پاک صاف سمجھتے ہیں۔
سردار کاہن	یہودیوں کے مذہبی راہنما
خُدا کی ہیکل	یہودیوں کی بڑی عبادت گاہ جو یروشلیم میں ہے
تہوار	خوشی کا موقع یا عید

بے عیب	جس میں کوئی عیب نہ ہو۔
آفات	وہ مصیبتیں جو سزا کے طور پر خدا کی طرف سے ہوں
منتظر	انتظار کرنے والے
ابدی	ہمیشہ کے لیے
لازوال	ہمیشہ کے لیے یا جسے زوال نہ ہو
حلیم	نرم مزاج
شاہانہ استقبال	بادشاہوں کا استقبال
تنقید	نکتہ چینی
خون ریزی	خون بہانا
تجویز	رائے
بغاوت	بلوہ، ونگار، حکومت کے خلاف ہتھیار اُٹھانا
ڈاکوؤں کی کھوہ	ڈاکوؤں کا گھر

مسیح	خُدا کی طرف سے مسح کِیا ہُوا ؛ یہودی نام جو موعودہ نجات دہندہ کے لیے تھا
پیچیدہ	مشکل
پام سنڈے	(کھجوری اتوار) ایسٹر سے پہلے کا اتوار جس کو مسیحی لوگ یسوؔع کی یروؔشلیم میں آمد کی یاد میں مناتے ہیں، جب لوگوں نے یسوؔع کے استقبال کے لیے کھجور کے درختوں کی ڈالیاں کاٹ کر اُس کے راستہ میں بچھائیں
صرافوں	روپے پیسے کا کاروبار کرنے والے۔ یا منی چینجر
مجلسِ حاکمہ	حکمران مذہبی جماعت
فِتنہ	بے وفائی کرنا
گرفتاری	قانونی طور پر کسی کو پکڑ لینا
تمسخر اُڑانا	مذاق کرنا یا بے عزت کرنا
قیصر	رُومی حکومت کا شہنشاہ، شہنشاہِ روم

حقِ انتخاب	کِسی کو چُننے کا حق
عظمت	بڑاپن
گتسمنی	یروشلیم شہر کے نزدیک ایک باغ کا نام
بوسہ	مُنہ چُومنا ، ملاقات کا روائتی انداز
اذیت	انتہائی جسمانی تکلف
فردوس	جنت، بہشت، آسمان
سورج گرہن	جب سورج کے آگے چاند آجائے اور سورج کی روشنی کم ہو جائے
تجہیز و تکفین	دفن کرنے کی رسم
تدفین	دفن کرنا
تخیلاتی	فرضی، تخیل کے اُوپر مبنی
باغبان	باغ کا مالی

سبت	سنیچروار ، قدیم یہودیوں کے لیے عبادت اور آرام کا دِن
داستان حیات	زندگی کی کہانی
حواس باختہ	حیران پریشان
بےاعتقاد	بے یقینی یا بے ایمانی
قیامت	مردوں میں سے جی اُٹھنا

اِمتحانی جوابات

پہلاباب: (صفحہ 20-22)

1۔زمیں ؛ 2فریسی ؛ 3۔رُومی ؛ 4۔فسح ؛ 5۔خدا ؛ 6۔برّہ ؛ 7۔ہرسال ؛ 8۔زمیں ؛ 9۔ابدی ؛
10۔گدھے ؛ 11۔کھجوری اتوار ؛ 12۔مردا ؛ 13۔یسوع ؛ 14۔یہوداہ اسکریوتی ؛
15۔صرافوں،تاجروں ؛ 16۔پیچیدہ ؛ 17۔سردارکاہن ،فریسی ؛ 18۔جمعرات۔

دوسرا باب: (صفحہ 37-38)

1۔جمعرات ؛ 2۔عظمت ؛ 3۔گناہوں ؛ 4۔یہوداہ اسکریوتی ؛ 5۔پطرس ؛ 6۔پاک شراکت ؛
7۔گتسمنی ؛ 8۔بوسہ ؛ 9۔ڈھونڈتے ؛ 10بھاگ ؛ 11۔جھوٹے ؛ 12۔بیٹا ؛ 13۔موت۔

تیسرا باب: (صفحہ 51-53)

1۔پنطس پیلاطس ؛ 2۔موت ؛ 3۔پھانسی ؛ 4۔چھوڑ ؛ 5۔بغاوت ،جزیہ ؛ 6۔گلیل ؛
7۔معجزہ ؛ 8۔خلاف ؛ 9۔بیٹا ؛ 10۔حق ؛ 11۔کوڑے ؛ 12۔برابّا ؛ 13۔صلیب۔

چوتھا باب: (صفحہ 68-70)

1۔گلگتا ؛ 2۔صلیب ؛ 3۔دو ؛ 4۔مُعاف ؛ 5۔یہودیوں ؛ 6۔ماں ؛ 7۔دوپہر ؛ 8۔کیوں ؛
9۔سپاہیوں ؛ 10۔تمام ہُوا ؛ 11۔رُوح ؛ 12۔بھونچال ؛ 13۔خدا ؛ 14۔قبر ؛
15۔سبت ؛ 16۔عورتیں ؛ 17۔پتھر ؛ 18۔سپاہی ؛ 19۔شاگرد۔

پانچواں باب: (صفحہ 81-82)

1۔یہودی ؛ 2۔خُدا ؛ 3۔منصف ؛ 4سزاوار ؛ 5۔محبت ؛ 6۔عوضی ؛ 7۔یسوع مسیح ؛ 8۔تمام ؛
9۔سزا ؛ 10۔جی اُٹھنا ؛ 11۔یسوع مسیح۔

چھٹا باب: (صفحہ 102-101)

1۔اتوار ؛ 2۔نگہبان ؛ 3۔پتھر ؛ 4۔خوشبودار ؛ 5۔زندہ ؛ 6۔پطرس، یوحنا ؛ 7۔مریم مگدلینی ؛ 8۔اماؤس ؛ 9۔توما ؛ 10۔فدیہ ؛ 11۔خدا، بیٹا ؛ 12۔ساتھ ؛ 13۔یروشلیم ؛ 14۔فرشتے ؛ 15۔آسمان۔

نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ

نتائج کے حصول کے لئے امتحانی سوالنامہ مکمل کرنے سے پہلے تمام کِتاب کی نظرِ ثانی کریں اور اُن مقاصد کی بھی نظرِ ثانی کریں جو ہر باب کے شروع میں درج کیئے گئے ہیں۔ جب آپ کو یقین ہو جائے کہ آپ نتائج کے حصول کے لئے امتحانی سوالنامہ مکمل کرنے کے لِئے تیار ہیں تو کِتاب کو دیکھے بغیر اِس کو مکمل کریں۔ جب آپ اِسے مکمل کر لیتے ہیں تو امتحانی سوالنامہ کو کِتاب پر درج پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں یا متعلقہ شخص کو دیں۔

آپ بائبل مُقدّس کے اِس سلسلہ وار مطالعہ کی اَور کِتابیں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

خُداوند یسوعؔ مسیح کی موت اور اُس کا جی اُٹھنا

آخری امتحان

1۔ ....اِس یاد میں منائی جاتی ہے کہ کس طرح بنی اسرائیل کو خُدا نے مِصر کی غُلامی اور موت سے رہائی دلوائی۔

2۔ یسوعؔ عیدِ فسح کے لِیے جس روز یرُوشلیم میں داخل ہوا ہم اُس دِن کو .... یا .... کہتے ہیں۔

3۔ عام لوگ یسوعؔ کو ایک .... بادشاہ کے طور پر دیکھنا چاہتے تھے۔

4۔ یہودیوں میں سے یسوعؔ کے بڑے دُشمن .... اور .... تھے جو یہ سوچتے تھے کہ وُہ پاک صاف لوگ ہیں۔

5۔ یسوعؔ کے دُشمنوں نے اس کے ایک شاگرد .... کو رضامند کر لیا تا کہ وہ اُس کے ساتھ بے وفائی کرے۔

6۔ یسوعؔ نے اپنے شاگردوں کو ایک کھانا دِیا تا کہ وہ اُس کی یادگاری میں ہمیشہ کھایا جائے۔ اُس کھانے کا نام .... ہے۔

7۔ یسوعؑ کو.......................................باغ میں گرفتار کیا گیا۔

8۔ یسوعؑ نے سردار کاہن کے سامنے اقرار کیا کہ وُہ.......................................
کا.......................................ہے۔

9۔ یہودی مذہبی رہنما یسوعؑ کو خود سزائے موت نہیں دے سکتے تھے اِس لیئے وُہ اُسے
رُومی گورنر.......................................کے پاس لے گئے۔

10۔ رُومی گورنر یسوعؑ کو.......................................دینا چاہتا
تھا۔

11۔ یسوعؑ گلیلی تھا اِس لیے اُسے عدالت کے لیے.......................................
بادشاہ کے پاس بھیج دیا گیا۔

12 ۔ یسوعؑ کو.......................................پر
کیلوں سے جڑ دیا گیا۔

13۔ اُس کے سر کے اوپر کتبہ لکھ کر لگایا گیا جس پر لکھا تھا ''یہ.......................................
کا بادشاہ یسوعؑ ہے۔''

14۔ مرنے سے تھوڑی دیر پہلے یسوعؑ نے بلند آواز سے کہا، ''.......................................
....ہے۔''

15۔ یسوعؔ کی لاش کو ایک قبر میں رکھا گیا اور ایک بڑا.............................. اُس کے مُنہ پر رکھ دیا گیا۔

16۔ چند رومی.................................... کو قبر پر پہرہ دینے کے لِئے مقرر کیا گیا تا کہ یسوعؔ کے شاگرد اُس کی لاش کو چُرا نہ سکیں۔

17۔ خُدا مُنصف اور.................................... ہے اِس لِئے اُسے ہمارے گُناہوں کی عدالت کرنا ضروری ہے۔

18۔ گُناہوں کی سزا... ہے۔

19۔ خُدا.............................. ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ انسان گُناہوں اور ابدی موت سے بچ جائے تا کہ اُس کے ساتھ.......................... رہ سکے۔

20۔ یسوعؔ ہمارا.................................. ہے۔ جس نے ہمارے گناہوں کا فدیہ دیا۔

21۔ اگر یسوعؔ زندہ نہ ہوتا تو اِس کا مطلب یہ تھا کہ ہمیں................................. کی سزا اُٹھانا پڑتی۔

22۔ جس دِن یسوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھا اُس دن کو ہم.............................. .... کہتے ہیں۔

23۔ ایک.............................نے قبر کے منہ پر سے پتھر کو لڑھکا دِیا اور اُس پر بیٹھ گیا۔

24۔ یسوعؔ کو زِندہ دیکھنے والی پہلی شخصیت.............................تھی۔

25۔ یسوعؔ نے.............................کو اپنے زخم دکھا کر یقین دلایا کہ وُہ زِندہ ہے۔

26۔.............................دِن کے بعد یسوعؔ یروشلیم کے قریب ایک پہاڑ سے شاگردوں کے دیکھتے دیکھتے آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔

27۔ قیامتِ مسیحؔ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے گُناہوں کا.............................خدا باپ نے قبول کر لیا گیا ہے۔

28۔ یسوعؔ کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا اِس بات کا ثبوت ہے کہ وُہ درحقیقت.............................کا.............................ہے۔

29۔ یسوعؔ کا مردوں میں سے جی اُٹھنا اِس بات کا بھی ثبوت ہے کہ جب وُہ دوبارہ آئے گا تو تمام.............................ہوا میں اُڑ کر اسکا استقبال کریں گے۔

30۔ یسوعؔ کی موت اور قیامت یہ بتاتی ہے کہ وُہ ہم سے بہت.............................کرتا ہے۔

اضافی نمبروں کا سوال: نیچے دی گئی خالی جگہ میں یہ واضح کریں کہ کس طرح یسوعؑ کی قیامت یہ ثابت کرتی ہے کہ ہمارے گناہ مُعاف ہو گئے ہیں۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

برائے مہربانی درج ذیل معلومات تحریر کریں۔

نام...

ولدیت...

فون نمبر.......................... تعلیمی قابلیت.......................................

پتہ...

....

....

....

برائے مہربانی کورس سے متعلق اپنی رائے کا اظہار، شخصی گواہی اور کتاب کو پڑھنے کے وسیلہ سے زندگی میں کیا تبدیلی رونما ہوئی ہمارے لئے حوصلے کا باعث ہوگی۔

....

....

....

....

....

....

....

تعلیمات بائبل مُقدّس
کی سلسلہ وار کُتب

یہ کورس
درج ذیل کتب پر مشتمل ہیں

یسوعؔ المسیح

بائبل مُقدس کا تعارف

الٰہی تجسم

یسوعؔ مسیح کی موت اور قیامت

مسیحی ایمان

دُنیا کے لیے خُدا کا منصوبہ

یوناہ کا چناؤ

یسوعؔ المسیح کی تعلیمات

جینے کی آزادی

یسوعؔ المسیح خُداوند ہے

نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے

خُدا کی شریعت

تعلیمات بائبل مُقدّس کی سلسلہ وار کُتب کے اضافی کورس اس کتاب کے آخری صفحہ پر درج پتہ پر میسر ہیں

PRINTED IN PAKISTAN